POLIO GLOBAL ERADICATION INITIATIVE

صنفی مساوات کی حکمت عملی 2019-2023

(پولیو نگرانی بورڈ کی منظوری سے 18 اکتوبر 2022 تک 2026 تک توسیع)

World Health Organization · Rotary · CDC Centers for Disease Control and Prevention · unicef · Bill & Melinda Gates foundation

صنفی مساوات کی حکمت عملی 2019-2023

(پولیو نگرانی بورڈ کی منظوری سے 18 اکتوبر 2022 تک 2026 تک توسیع)

ڈبلیو ایچ او/ پولیو/ 19.01
عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کی جانب سے پولیو کے خاتمے کی عالمی مہم (جی پی ای آئی) کے لیے شائع کردہ
© وولڈ ہیلتھ آرگنائزیشن 2019
کچھ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کام کریئیٹو کامنز ایٹریبیوشن میں موجود ہے
شیئر الائیک 3.0 آئی جی او لائسنز (سی سی بائے۔ این سی۔ ایس اے۔ 3.0 آئی جی او (https://creativecommons.org/licenses/by-nc-sa/3.0/igo)
اس لائسنس کی شرائط کے تحت، آپ غیر تجارتی مقاصد کے لیے کام کو کاپی، تقسیم اور استعمال کر سکتے ہیں، بشرطیکہ کام کی مناسب حوالہ جات دی جائے، جیسا کہ نیچے بتایا گیا ہے۔ اس کام کے کسی بھی استعمال میں، یہ ظاہر نہیں ہونا چاہیے کہ ڈبلیو ایچ او کسی مخصوص تنظیم، مصنوعات یا خدمات کی تائید کرتا ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے لوگو کے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔ اگر آپ اس کام کو استعمال کرتے ہیں، تو آپ کو اپنی تخلیق کو اسی یا اس کے مساوی کریئیٹو کامنز لائسنس کے تحت لائسنس دینا ہوگا۔ اگر آپ اس متن کا ترجمہ کرتے ہیں تو آپ درج ذیل جملوں کا اضافہ کرنا ہوگا "یہ ترجمہ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے تیار نہیں کیا ہے۔ (ڈبلیو ایچ او) اس ترجمے کے مواد یا درستگی کے لیے ذمہ دار نہیں ہے۔ اصل انگریزی ایڈیشن قانونی اور مستند ایڈیشن ہوگا۔"
لائسنس کے تحت پیدا ہونے والے تنازعات سے متعلق کسی بھی ثالثی کو عالمی تنظیم برائے فکری ملکیت [World Intellectual Property Organization] کے ثالثی قوانین کے مطابق چلایا جائے۔
تجویز کردہ حوالہ، صنفی مساوات کی حکمت عملی 2019-2023۔ جنیوا: عالمی ادارہ صحت؛ License: CC BY-2019 (WHO/ POLIO/ 19.01). NC-SA 3.0 IGO.
کیٹ لاگنگ-ان-پبلیکیشن (سی آئی پی) ڈیٹا درج ذیل ویب سائٹ پر موجود ہے http://apps.who.int/iris
فروخت، حقوق اور لائسنسنگ۔ ڈبلیو ایچ او کے اشاعت کردہ مواد کے لئے دیکھیں
http://apps.who.int/bookorders. To submit requests for commercial
استعمال اور حقوق اور لائسنسنگ سے متعلق سوالات کے لیے دیکھیں۔
http://www.who.int/about/licensing.
تیسرے فریق کا مواد۔ اگر آپ اس اشاعت میں موجود مواد کو دوبارہ استعمال کرنا چاہتے ہیں جسے کسی تیسرے فریق سے منسوب کیا گیا ہے، جیسے کہ جدول، اعداد و شمار یا تصاویر، تو یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ یہ تعین کریں کہ آیا اسے دوبارہ استعمال کے لیے اجازت کی ضرورت ہے اور کاپی رائٹ ہولڈر سے اجازت حاصل کریں۔ اس کام میں شامل کسی بھی تیسری پارٹی کی ملکیت کے اجزاء کی خلاف ورزی کے نتیجے میں ہونے والے دعووں کا خطرہ صرف صارف پر عائد ہوتا ہے۔
عام اعلانات۔ اس اشاعت میں استعمال کیے جانے والے عہدے اور مواد کی پیشکش کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ڈبلیو ایچ او کسی بھی ملک، علاقے، شہر یا علاقے کی قانونی حیثیت، یا اس کے حکاموں کے بارے میں، یا اس کی سرحدوں یا حدود کی حدبندی کے بارے میں کسی بھی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ نقشوں پر نقطہ دار اور ڈیش والی لکیریں اندازاً سرحدی لائنز کی نمائندگی کرتی ہیں جن پر ابھی تک مکمل اتفاق رائے نہیں ہو سکتا ہے۔
اس اشاعت میں مخصوص کمپنیوں یا کچھ خاص مینوفیکچررز کی مصنوعات کا ذکر اس بات کا اشارہ نہیں دیتا ہے کہ ڈبلیو ایچ او ان کی تائید کرتا ہے یا ان کی سفارش کرتا ہے، دیگر اسی نوعیت کی مصنوعات کے مقابلے میں جن کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔
غلطیاں اور کوتاہیاں مستثنیٰ، ملکیتی مصنوعات کے نام ابتدائی بڑے حروف سے نمایاں کیے گے ہیں WHO کی طرف سے اس اشاعت میں موجود معلومات کی تصدیق کے لیے تمام معقول احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔
تاہم، شائع شدہ مواد بغیر کسی ضمانت کے تقسیم کیا جا رہا ہے، چاہے وہ ظاہر ہو یا ضمنی کی ترجمانی اور استعمال کی ذمہ داری قاری پر عائد ہوتی ہے۔ ڈبلیو ایچ او اس کے استعمال سے ہونے والے نقصانات کے لیے کسی بھی صورت میں ذمہ دار نہیں ہوگی۔
سرورق فوٹوز کے کریڈٹس: (بائیں سے دائیں)
ڈبلیو ایچ او/ ایس۔ رامو، ڈبلیو ایچ او/ اے۔ زیدی، ڈبلیو ایچ او/ آر۔ اکبر، ڈبلیو ایچ او/ جے۔ جلالی، ڈبلیو ایچ او/ جے سوان، ڈبلیو ایچ او/ ای۔ رامو۔
شائع شدہ سوئزلینڈ

فہرست

پیش لفظ ____ 5

اظہار تشکر ____ 6

مخفف ____ 7

صنفی مساوات پر جی پی ای آئی کی مشن اسٹیٹمنٹ ____ 8

ایگزیکٹیو سمری ____ 9

تعارف ____ 11

حکمت عملی کے مقاصد ____ 13

اہداف ____ 13

خصوصی اہدف ____ 14

ہدف کے سامعین ____ 14

پس منظر ____ 17

صنفی انضمام کی بنیاد ____ 17

صنف اور پولیو ____ 18

بچوں اور بچیوں میں پولیو کا خطرہ ____ 19

حفاظتی ٹیکوں تک رسائی کے لئے فیصلہ سازی کی طاقت ____ 20

تعلیم اور خواندگی ____ 20

وسائل تک رسائی ____ 20

صنف اور ویکسین لگانے کا عمل ____ 20

جی پی ای آئی کی صنفی حساسیت کا جائزہ ____ 22

جی پی ای آئی صنفی مساوات کی جانچ پڑتال کی سمری ____ 22

جی پی ای آئی دستاویزات میں صنفی مساوات ____ 24

جی پی ای آئی دستاویزات کے مواد کا تجربہ ____ 25

حکمت عملی کا فریم ورک ____ 26

صنف کے لحاظ سے ذمہ دارانہ پروگرام سازی ____ 27

صنف کا تجزیہ اور منصوبہ بندی کا انتظام ____ 28

صنف کے لحاظ سے الگ الگ ڈیٹا اکٹھا کرنا، تجزیہ کرنا اور استعمال کرنا ____ 28

ذمہ دارانہ ابلاغ ____ 32

تنظیمی ثقافت اور نظام ____ 34

صنف کے مرکزی دھارے میں شمولیت کی صلاحیت ____ 36

جنسی استحصال، بدسلوکی اور ہراسانی کی روک تھام ____ 37

پیش لفظ

افغانستان کے قندھار صوبے سے تعلق رکھنے والی 18 سالہ ویکسینٹر، معصومہ اپنے محلے کے ایک گھر سے دوسرے گھر جا کر بچوں کو پولیو کے خلاف ویکسین لگاتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں، "اگر ہم جیسے لوگ آگے نہیں آئیں گے اور بچوں کی صحت جیسے اہم مقاصد کے لیے کام نہیں کریں گے تو پھر کون کرے گا؟"

پولیو کے خاتمے کی عالمی کوششوں میں ایک بڑا حصہ، معصومہ جیسی بہادر اور ذمہ دار خاتون صحت ورکرز کا ہے، جو اپنے مرد ہم منصبوں کے مقابلے میں زیادہ قدامت پسند علاقوں کے گھروں میں داخل ہونے، بچوں کو ویکسین لگانے اور ویکسین کے صحت کے فوائد کے بارے میں اہم معلومات شیئر کرنے کے قابل ہیں۔

صنفی رواج پولیو کے خاتمے کی کوششوں میں متعدد طریقوں سے کردار ادا کرتے ہیں، جیسے ویکسینیشن کی فراہمی میں خواتین کی شرکت، لڑکوں اور لڑکیوں کو ویکسینیشن تک برابر رسائی حاصل ہے یا نہیں، اس کے علاوہ گھروں اور برادریوں میں یہ فیصلہ سازی کی طاقت ہے کہ آیا بچوں کو ویکسین لگائی جائے یا نہیں۔

پولیو نگرانی بورڈ (پی او بی) کی نمائندگی کرتے ہوئے مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کو گلوبل پولیو کے خاتمے کی مہم (جی پی ای آئی) کی صنفی مساوات کی حکمت عملی 2019-2023 سے متعارف کرایا جا رہا ہے۔

یہ حکمت عملی ہمیں پولیو کے خاتمے کی جاری کوششوں میں، ہمارے پروگرام کی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تنظیمی پالیسیوں اور طریقوں میں صنفی مساوات کو آگے بڑھانے اور صنفی رواج سازی کو مضبوط بنانے کے لیے رہنمائی اور اسکوپ فراہم کرتی ہے۔

صنفی مساوات ایک بنیادی انسانی حق ہے اور پوری دنیا میں بہتر صحت کے نتائج کے لیے ایک طاقتور محرک ہے۔ اگر صنفی کردار، رواج اور تعلقات کو درست طور پر نہ تو سمجھا جائے، نہ تجزیہ کیا جائے اور نہ ہی ان کا ازالہ کیا جائے تو پولیو کے خلاف مداخلتی اقدامات ہر بچے تک زندگی بچانے والی ویکسین لگانے میں اتنے موثر نہیں ہونگے۔ پولیو کے خاتمے میں زیادہ موثر اور پائیدار نتائج حاصل کرنے کے لیے صنفی مساوات مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

کامیاب صنفی مین اسٹریمینگ کا مطلب ہے ہم اندرونی اور بیرونی ہر سطح پر کام کرنے کے طریقے میں تبدیلیاں لائیں۔ اس لیے یہ حکمت عملی جے پی ای آئی کے پروگراماتی کام کے ساتھ ساتھ اندرونی کام کے ماحول اور ثقافت سے متعلق مداخلتوں پر روشنی ڈالتی ہے۔

ہم جی پی ای آئی کی تمام سطحوں پر خواتین کی معنی خیز اور برابر شمولیت اور قیادت کو بڑھانے کے لیے پوری طرح پر عزم ہیں۔ جی پی ای آئی اپنے عملے اور ان تمام لوگوں کو جن کی خدمت کرتا ہے، ایک باصلاحیت، محفوظ اور جامع کام کرنے کا ماحول فراہم کرنے کے لیے پر عزم ہے۔

اس حکمت عملی کے موثر نفاذ کے لیے مختلف سطحوں پر تمام شراکت داروں اور عملے کی مدد کی ضرورت ہے۔ سب کے لیے ترسیل کو مضبوط بنانے کے لیے مخصوص صنفی مہارت، وسائل میں اضافے اور تمام عملے کے لیے صنف کی زیادہ سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔

پولیو نگرانی بورڈ (پی او بی) اور جی پی ای آئی حکمت عملی کمیٹی کے ساتھ مل کر، ہم باقاعدگی سے نتائج کا جائزہ لیں گے، چیلنجز کی نشاندہی کریں گے اور اس حکمت عملی کے نفاذ کو مزید مضبوط بنانے کے لئے کوششیں جاری رکھیں گے۔

ہم اپنے تمام شراکت داروں اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر صنفی مساوات کو فروغ دینے، صنفی ضروریات کے مطابق پروگراموں کو مضبوط بنانے اور پولیو سے پاک دنیا کے مشترکہ مقصد میں خواتین کی ہر سطح پر بامعنی شرکت کو بڑھانے کے لیے ٹھوس اقدامات اور فیصلہ کن اقدامات کرنے کے منتظر ہیں۔

ڈاکٹر ٹیڈروس ادھنوم گھیبریئس

چیئر مین پولیو اوورسایٹ بورڈ

اظہار تشکر

جی پی ای آئی کی صنفی مساوات کی حکمت عملی کو سنی راموں نے تیار کیا تھا، جس کی رہنمائی عالمی ادارہ صحت میں ہیزر مونٹ، صونا باری اور مشعل ظفران نے کی تھی۔ اس حکمت عملی میں قیمتی آراء جی پی ای آئی کے لیے کام کرنے والے دیگر اداروں بشمول بل اینڈ ملینڈا گیٹس فاؤنڈیشن (بی ایم جی ایف)، امریکہ کے ادارہ برائے انسداد بیماری وروک تھام (سی ڈی سی)، روٹری انٹرنیشنل، یونیسف اور گاوی، دی ویکسین الائنس نے فراہم کیں۔

در شہوار، آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن، امینو مگاشی گار با کمیونٹی ہیلتھ اینڈ ریسرچ انیشیٹو نائیجیریا، عالمی ادارہ صحت سے کلچومی ہمنیرو، ایلیشا کنگز شوٹ اور کیتھرین گلکرسٹ اور اقوام متحدہ سے انا پارینی کا خصوصی شکریہ۔

گلوبل پولیو ایراڈیکیشن انیشیٹو ہیڈکوارٹرز، ملکی اور علاقائی دفاتر میں یونیسف اور ڈبلیو ایچ او کے عملے کی غیر متزلزل حمایت اور ان پٹ کے لیے، اور عطیہ دہندگان کے لیے جن میں آسٹریلیا، کینیڈا، برطانیہ اور امریکہ کی حکومتیں شامل ہیں، کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

یہ دستاویز فابین اسٹاسن نے تدوین کی ہے، جس کا لے آؤٹ اور گرافک ڈیزائن پاپریکا نے تیار کیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی ناتالیا اولن اور آلٹانزول سائن جارگل نے انتظامی اور رابطہ کاری میں اہم معاونت فراہم کی ہے۔

گلوبل پولیو ایراڈیکیشن انیشیٹو (جی پی ای آئی) پولیو کے خاتمے کی کوششوں میں مسلسل تعاون کے لیے تمام عطیہ دہندگان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے۔ جی پی ای آئی کے عطیہ دہندگان کے بارے میں مزید معلومات کے لیے، براہ کرم یہ ویب سائٹ ملاحظہ کریں:

http://polioeradication.org/financing/donors

مخفف

بی ایم جی ایف	بل اینڈ میلنڈ گیٹس فاونڈیشن
سی ڈی سی	امریکی مرکز برائے انسداد بیماری وروک تھام
سی فورڈی	ابلاغ برائے ترقی
ایف سی وی	خواتین کیمونٹی رضاکار
ایف ایل ڈبلیو	پیش صف کارکن
جی پی ای آئی	عالمی انسداد پولیو انیشیٹو
این ای اے پی	قومی ایمرجنسی ایکشن پلان
این جی او	غیر سرکاری تنظیم
پی او بی	پولیو نگرانی بورڈ
پی ایس ای اے	جنسی استحصال اور روک تھام کا ادارہ
ایس ڈی جی	پائیدار ترقی کے اہداف
ایس ای اے	جنسی استحصال اور زیادتی
ایس او پی	معیاری آپریٹنگ طریقہ کار
ٹی اے جی	تکنیکی مشاورتی گروپ
یو این	اقوام متحدہ
یونیسیف	اقوام متحدہ کا ادارہ برائے اطفال فنڈ
ڈبلیو ایچ او	عالمی ادارہ صحت

طاہرہ افغانستان کے بامیان صوبے میں ایک بچے کو پولیو کے خلاف ویکسین لگا رہی ہیں۔© ڈبلیو ایچ او / آر۔ اکبر

صنفی مساوات پر جی پی ای آئی کی مشن اسٹیٹمنٹ

جی پی ای آئی پولیو کے خاتمے کی کوششوں میں صنفی مساوات اور خواتین کو با اختیار بنانے کے لیے پر عزم ہے۔ جی پی ای آئی قومی شراکت داروں کی مدد کرتا ہے تا کہ وہ پولیو سے پاک حیثیت کی طرف تیزی سے پیشرفت کریں، جبکہ پائیدار ترقیاتی اہداف (ایس ڈی جیز) کے حصول پر پیشرفت کو برقرار رکھتے ہوئے، پولیو کے خاتمے کے صنفی پہلوؤں کی نشاندہی اور ان کے حل پر کام کرتا ہے۔

جی پی ای آئی امیونیزیشن میں رکاوٹوں کی شناخت اور ان سے نمٹنے کے لیے کام کرتا ہے، اور لوگوں کی مخصوص ضروریات، چیلنجز اور ترجیحات کی تنوع کو تسلیم کرتا ہے اور ان کا حل نکالتا ہے تا کہ ہماری اس کوشش سے بچیاں، بچے، خواتین اور مردوں اور مختلف شناختوں کے حامل افراد کو یکساں فائدہ ہو۔

جی پی ای آئی ایک ایسا پیشہ ورانہ ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے جہاں ادارتی عمل اور پروگرام کے کام کے تمام پہلوؤں میں عملے کی طرف سے صنفی مساوات اور خواتین کی با اختیار گی کو فعال طور پر فروغ دیا جاتا ہے۔ یہ ادارے میں صنفی برابری کی طرف پیشرفت کے لیے پر عزم ہے، خواتین کی معنی خیز اور برابر کی شرکت کو پروگرام کی تمام سطحوں پر بڑھانا ہے، اور پولیو سے پاک دنیا کی طرف کام کرنے والے تمام عملے، کنٹریکٹرز اور شراکت داروں کے لیے ایک محفوظ، جامع اور باعزت ماحول فراہم کرنا ہے۔

یونیسف/نائیجیریا

ایگزیکٹو سمری

صنفی کردار، روایات اور عدم مساوات، عمر، نسل، سماجی و معاشی پس منظر، معذوری، مذہب اور ذات جیسے دیگر عوامل کے ساتھ مل کر صحت کے نتائج کو بہت زیادہ متاثر کرتے ہیں۔
ہر بچے تک رسائی اور پولیو سے پاک دنیا کے حصول کے لیے، جی پی ای آئی، امیونائزیشن، مواصلات اور بیماری کی نگرانی میں رکاوٹوں کی، خاص طور پر صنف سے جڑی رکاوٹوں کی، شناخت اور ان سے نمٹنے کے لیے اور صنفی مساوات کو آگے بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔ اس کے علاوہ، جی پی ای آئی یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ وہ ادارے جو صنفی مساوات پر مبنی ہوں وہ نتائج برآمد کرنے اور بہتر آوٹ پٹ میں زیادہ موثر ہوتے ہیں۔
جی پی ای آئی کی صنفی مساوات کی حکمت عملی2019-2023 یہ دستاویز جی پی ای آئی کی صنفی مساوات کو پروگرام کے بنیادی مرکز میں رکھنے اور خواتین، مردوں، لڑکیوں اور لڑکوں کی برابر کی شرکت کو یقینی بنانے کے عزم کا اعادہ کرتی ہے، تاکہ تمام لوگوں کو فائدہ پہنچے اور پروگرام کے معیار اور پائیدار نتائج کو بہتر بنایا جاسکے۔
یہ دستاویز پانچ سالہ عرصے (2019-2023) کے ساتھ صنفی ذمہ دارانہ پروگرام کے لیے جی پی ای آئی کی عالمی حکمت عملی کی وضاحت کرتی ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹرز، ملک اور علاقائی پروگرام اور انتظامی عملے اور شراکت داروں کے لیے اپنے کام میں صنف کو شامل کرنے کے لیے ایک رہنما کے طور پر ڈیزائن کی گئی ہے. صنفی مساوات کی حکمت عملی یہ بتاتی ہے کہ جی پی ای آئی اپنے پروگراموں، کام کی ثقافت، تنظیمی اور انتظامی ڈھانچے اور نظام میں صنفی مسائل سے خارجی اور داخلی طور پر کیسے نمٹتا ہے۔ حکمت عملی کا مقصد جی پی ای آئی کے ذریعے صنفی مسائل کو اپنے کام کے مختلف پہلوؤں میں شامل کرنے کے طریقے میں تبدیلی پیدا کرنا اور جی پی ای آئی دنیا بھر میں علم اور بہترین طریقوں کو گہرا اور بہتر بنانا ہے۔
حکمت عملی کے مخصوص مقاصد یہ ہیں:

(1) جی پی ای آئی کی پروگرام سازی کے ساتھ ساتھ تنظیمی اور انتظامی ڈھانچوں میں صنفی نقطہ نظر کے انضمام کو فروغ دینا۔

(2) پولیو پروگرام کی مختلف سطحوں پر شراکت داری میں زیادہ سے زیادہ صنفی برابری کی طرف کام کرنے کے لیے ممالک کی حمایت کرنا۔

(3) صنفی مساوات کی پالیسیوں اور اقدامات کو پروگرام سازی کے عمل میں شامل کرنا(1)

(4) صنفی مساوات پر مبنی ادارہ جاتی ماحول تشکیل دینا۔

موجودہ حکمت عملی کو جی پی ای آئی کے عملے اور معاہدہ کاروں کے ذریعے ہیڈ کوارٹرز، علاقائی دفاتر میں اور ملکی سطح پر، ساتھ ہی جی پی ای آئی کی نگرانی، مشاورت اور انتظامی اداروں کے ذریعے کیے جانے والے کام کی حمایت کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ حکمت عملی جی پی ای آئی کے شراکت داروں کو ملکی، علاقائی اور ہیڈ کوارٹر کی سطحوں پر، بشمول قومی حکومتوں، عطیہ دہندگان، اقوام متحدہ کی ایجنسیوں، غیر سرکاری تنظیموں، سول سوسائٹی کی تنظیموں اور دیگر تعاون کرنے والے شراکت اداروں کو جی پی ای آئی کے نقطہ نظر اور صنف پر توجہی شعبوں کے بارے میں آگاہ کرنے میں بھی مفید ہے۔

یہ حکمت عملی شراکت داری کے دوران ایک جامع اور مشاورت والے عمل پر مبنی ہے۔ یہ 2018 میں کیے گئے جی پی ای آئی کی موجودہ صنفی جوابدہی کی جامع بنیادی تشخیص کے ذریعے حاصل کردہ نتائج اور رائے پر مبنی ہے، جس میں پولیو سے متاثرہ ممالک، علاقائی دفاتر اور ہیڈ کوارٹرز میں کام کرنے والی پانچ جی پی ای آئی تنظیموں میں کام کرنے والے 634 جی پی ای آئی عملے کے ذریعے مکمل کیے گئے ایک آن لائن سروے بھی شامل ہے۔

حکمت عملی کو عملیاتی بنانے کے لیے، جی پی ای آئی کی تنظیموں اور دفاتر کے ذریعے مشترکہ طور پر ایک ایکشن پلان تیار کیا جائے گا، جس میں ایک ابلاغی منصوبہ بھی شامل ہو گا۔

مانیٹرنگ اور تشخیص کا منصوبہ اور تفویض کردہ ذمہ داریاں مختلف ملکی سیاق وسباق میں درپیش خاص ضروریات اور چیلنجوں کو پورا کرنے کے لیے بنائی جائیں گی۔

"معنی خیز شرکت" کا مطلب ہے کہ خواتین کو صرف شامل نہیں کیا جاتا ہے اور نہ ہی وہ صرف نمائندگی کرتی ہیں بلکہ انہیں با اختیار بنایا جاتا ہے اور وہ فیصلے کرنے اور شراکت داری کی تمام سطحوں پر جی پی ای آئی کے ایجنڈے اور کام کاج کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

پولیو ویکسینیٹر نے افغانستان کے صوبہ لغمان میں اپنے گھر کے باہر ایک لڑکی کی گلابی انگلی کا نشان لگایا جب اسے زبانی پولیو ویکسین دی گئی۔ ©WHO/S رامو

تعارف

ہمارے معاشرے میں مرد عورت کے کردار، رسم ورواج اور ان کے درمیان فرق، عمر، نسل، معذوری اور معاشی حیثیت جیسے عوامل صحت پر بہت اثر انداز ہوتے ہیں۔ پولیو سے پاک دنیا کے لیے، جی پی آئی یہ ذمہ داری لیتا ہے کہ وہ ویکسین لگانے، معلومات پہنچانے اور بیماری کی نگرانی میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرے، خاص طور پر عورتوں اور مردوں سے جڑی رکاوٹوں کو۔ اس مہم کا مقصد صنفی مساوات کو آگے بڑھانا ہے۔

یہ صنفی مساوات کی حکمت عملی ایک رہنما دستاویز ہے جو اس بات کو دہراتی ہے کہ جی پی ای آئی اپنے تمام پروگراموں میں صنفی مساوات کو بنیاد بنائے گا۔ اس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ مرد، عورت، بچے اور بچیاں سبھی برابر طریقے سے فائدہ اٹھائیں تاکہ پروگرام کے معیار میں بہتری آئے۔ یہ اس بات کے ثبوت پر مبنی ہے کہ جب صحت اور ویکسین لگانے کے پروگراموں کو صنف کو مدنظر رکھ کر بنایا اور چلایا جاتا ہے تو نتائج بہتر اور زیادہ دیرپا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ اس بات کے ثبوت پر بھی زور دیتا ہے کہ جن اداروں میں صنفی مساوات اور تنوع ہو، وہ زیادہ موثر نتائج برآمد کرتے ہیں۔

یہ دستاویز جی پی ای آئی کی صنف کے لحاظ سے حساس پروگراموں کے لیے پانچ سالہ (2019–2023) عالمی حکمت عملی کی وضاحت کرتی ہے۔ حکمت عملی کا جائزہ لینے کے بعد اور پروگراموں کو چلانے سے حاصل ہونے والے علم کی بنیاد پر اسے نصف مدت میں اپ ڈیٹ کر دیا جائے گا۔ یہ دستاویز مرکزی دفتر، ملک اور علاقائی پروگرام اور انتظامی عملے اور ان کے ساتھیوں کے لیے ایک رہنما کے طور پر ڈیزائن کی گئی ہے تاکہ وہ اپنے کام میں صنفی پہلوؤں کو شامل کریں۔(2)(3) حکمت عملی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک ایکشن پلان، جس میں ایک ابلاغی منصوبہ بھی شامل ہے، تیار کیا جائے گا۔ اسے مختلف ممالک کے مخصوص حالات اور چیلنجوں کو پورا کرنے کے لیے بنایا جائے گا۔(4)(5)

صنفی مساوات کی حکمت عملی یہ بتاتی ہے کہ جی پی ای آئی اپنے پروگرامز، کام کرنے کے طریقے، تنظیم کے ڈھانچے اور نظام میں صنفی مسائل سے کیسے نمٹتا ہے۔ اس حکمت عملی کا مقصد یہ ہے کہ جی پی ای آئی اپنے کام کے مختلف پہلوؤں میں صنفی مسائل کو شامل کرنے کے طریقے میں تبدیلی لائے اور اس سلسلے میں معلومات اور بہترین طریقوں کو تمام متعلقہ تنظیموں تک پہنچائے۔ یہ حکمت عملی، 2019 سے 2023 تک کے لیے بنائی گئی جی پی ای آئی اختتامی حکمت عملی میں بیان کردہ صنفی نقطہ نظر کی حکمت عملی سے ہم آہنگ ہے اور ان کی وضاحت کرتی ہے۔

یہ حکمت عملی اس بات پر مبنی ہے کہ جی پی ای آئی کے نظریے کے مطابق ویکسین لگانے میں رکاوٹیں صنف کی بنیاد پر مختلف سطحوں پر موجود ہوتی ہیں، یعنی انفرادی طور پر، گھر میں اور پھر پوری کمیونٹی میں۔ اس سے ویکسین کی دستیابی بھی متاثر ہوتی ہے۔ جس کے نتیجے میں معاشرے کے کردار اور مرد و عورت کے درمیان غیر مساوی تعلقات، دیگر سماجی اور معاشی عوامل کے ساتھ مل کر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس سے صحت کے خطرات کا سامنا کرنے، ویکسین کے بارے میں معلومات اور خود ویکسین لگوانے میں بھی غیر مساوی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔

ویکسین کے ساتھ ہر آخری بچے تک پہنچنے کا ایک لازمی حصہ حفاظتی ٹیکوں کی سرگرمیوں میں خواتین کی بڑھتی ہوئی شرکت بھی ہے۔

یہ سمجھنااور آگاہی حاصل کرنا کہ کس طرح صنفی اصول، کردار اور عدم مساوات ترقی، صحت اور ہنگامی نتائج کو متاثر کرتے ہیں جو جی پی ای آئی کے کام کے لیے اہم ہیں۔ اگر صنفی حرکیات، کردار اور اصولوں پر غور نہیں کیا جاتا ہے، تو پولیو کی مداخلتیں زندگی بچانے والی ویکسین کے ساتھ ہر آخری بچے تک پہنچنے میں اتنی مؤثر نہیں ہوں گی، اور یہ موجودہ صنفی عدم مساوات کو بڑھا سکتی ہیں۔

یہ حکمت عملی جی پی ای آئی کے لیے ایک اہم مسئلہ کے طور پر صنفی انضمام کے معاملے کا خاکہ پیش کرتی ہے اور یہ شراکت داری میں ایک جامع اور مشاورتی عمل پر مبنی۔ یہ 2018 میں کیے گئے جی پی ای آئی کی صنفی ردعمل کی موجودہ حالت کے ایک جامع بنیادی جائزے کے ذریعے حاصل کردہ نتائج اور تاثرات پر مبنی ہے، جس میں پولیو سے متاثرہ ممالک میں جی پی ای آئی کی پانچ تنظیموں میں کام کرنے والے 634 جی پی ای آئی سٹاف کے ذریعے مکمل کیا گیا ایک آن لائن سروے بھی شامل ہے۔ اور ہیڈکوارٹر کے ساتھ ساتھ قومی حکومتیں حکمت عملی کو جی پی ای آئی عطیہ دہندگان، جی پی ای آئی حکمت عملی کمیٹی کے اراکین، POB، ملک، علاقائی اور ہیڈ کوارٹر اور سی ای ٹی، سول سوسائٹی کی تنظیموں، علاقائی پولیو مشیروں، اور WHO اور UNICEF کے صنفی ماہرین کے تاثرات اور ان پٹ کے ساتھ تیار کیا گیا تھا، اور POB کی طرف سے اسکا تنقیدی جائزہ لیا گیا اور اس کی تائید کی بھی کی گئی

پاکستان کے صوبہ سندھ میں پولیو آؤٹ ریچ ٹیم۔ ©WHO/A زیدی

2 دی گلوبل ہیلتھ 50/50 رپورٹ: دنیا کی سب سے زیادہ بااثر عالمی صحت کی تنظیمیں صنفی لحاظ سے کتنی ذمہ دار ہیں؟ لندن: عالمی صحت 50/50؛ 2018(https://globalhealth5050.org/wp-content/uploads/2018/03/GH5050-Report-2018_Final.pdf، 13 مئی 2019 تک رسائی) تنوع کے ذریعے فراہمی 2018 ;McKinsey&Company

3 گلوبل ہیلتھ 50/50 رپورٹ: مساوات کام لندن: گلوبل ہیلتھ 50/50؛ 2019(https://globalhealth5050.org/wp-content/uploads/2019/03/Equality-Works.pdf، 13 مئی 2019 تک رسائی)

4 ویمن میٹر 2016: صنفی تنوع کی صلاحیت کو کھولنے کے لیے کام کی جگہ کو از سر نو ایجاد کرنا 2016 ;McKinsey&Company

5 تنوع کے ذریعے فراہمی McKinsey&Company; 2018

حکمت عملی کے مقاصد

یہ صنفی مساوات کی حکمت عملی جی پی ای آئی کے مختلف امور میں صنف کو شامل کرنے کے لیے ایک گائیڈ کے طور پر ڈیزائن کی گئی ہے۔(6) اس کا مقصد یہ ہے کہ "ہر بچے کو فالج سے ہونے والی پولیو مائلیٹس سے بچانے کے لیے، تمام اقسام کی، ویکسین سے پیدا ہونے والے اور سبین پولیو وائرسس کو مکمل طور پر ختم کرنا اور کنٹرول کرنا" جیسے جی پی ای آئی کے بنیادی مقصد کی حمایت اور مدد ہے۔(7)

یہ حکمت عملی، 2019 سے 2023 تک کے پولیو کے مکمل خاتمے کی حکمت عملی کے مقاصد کی بھی حمایت کرتی ہے، جن میں شامل ہیں، باقی رہ جانے والے تمام اقسام کے پولیو وائرس کے پھیلاؤ کو روکنا۔ پولیو کی ویکسین سے بننے والے وائرس کے پھیلاؤ کو دریافت ہونے کے 120 دن کے اندر روکنا اور مزید کسی بھی پولیو وائرس کے پھیلنے کے خطرے کو کم کرنا۔ پولیو کے خاتمے کو حاصل کرنے اور برقرار رکھنے میں مدد کے لیے حفاظتی ٹیکے اور صحت کے نظام کو مضبوط بنانا۔ ویکسین کے ذریعے بچاؤ والی بیماریوں اور قابلِ سرایت بیماریوں کی نگرانی کے نظام کے ساتھ انضمام کے ذریعے، پولیو وائرس کی حساس نگرانی کو برقرار رکھنا۔ اور وبائی امراض اور ہنگامی صورتحال سے پولیو کے موثر خاتمے اور فائدہ مند انسانی رد عمل تک۔

اہداف

اس حکمت عملی کا بنیادی ہدف یہ ہے کہ جی پی ای آئی کو اپنے معاملات میں صنفی پہلوؤں کو مؤثر طریقے سے شامل کرنے کے قابل بنایا جائے تاکہ پولیو سے پاک دنیا کے حصول کی حمایت کی جاسکے (جس کی وضاحت ٹیبل 1 میں بھی دی گئی ہے)۔

6 اس صنفی مساوات کی حکمت عملی کا حوالہ پولیو اینڈ گیم اسٹریٹیجی 2019-2023 میں بھی دیا گیا ہے: خاتمہ، انضمام، سرٹیفیکیشن اور کنٹینمنٹ جنیوا: ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن؛ 2019

7 پولیو کے خاتمے کا عالمی اقدام ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن: ہمارا مشن [ویب سائٹ] /http://polioeradication org/who-we-are/our-mission)، 14 مئی 2019 تک رسائی(

شکل 1۔ صنفی مساوات کی حکمت عملی: متوقع نتائج

1	2	3
جی پی ای آئی صنفی ذمہ دارانہ پروگرامنگ کے ڈیزائن اور عمل درآمد کو یقینی بناتی ہے اور اپنے معاملہ میں صنفی نقطہ نظر کو لاگو کرتی ہے	جی پی ای آئی قیادت، تنظیمی ڈھانچہ اور نظام صنفی ذمہ دارانہ پروگرام اور صنفی حساس رویوں کی حمایت کرتا ہے	جی پی ای آئی صنفی مساوات کے قریب ہے اور شراکت داری کی تمام سطحوں پر خواتین کی معنی خیز شرکت کو بڑھاتا ہے

ماخذ: ڈبلیو ایچ او

مخصوص اہداف

یہ حکمت عملی خاص طور پر یہ اہداف رکھتی ہے:

- جی پی ای آئی کے پروگرامز اور دیگر معاملات کے مختلف پہلوؤں اور ساتھ ہی ساتھ تنظیم اور انتظامی ڈھانچے میں صنفی نقطہ نظر کی شمولیت کو فروغ دینا۔
- پولیو ویکسینیشن کی کوریج بڑھانے کے لیے ملکوں کی مدد کرنا تاکہ وہ صنف سے متعلق رکاوٹوں اور ویکسینیشن کے مواقع سے نمٹ سکیں۔
- جی پی ای آئی پروگرام کی مختلف سطحوں پر خواتین کی بامقصد شرکت اور ایجنسی کو بڑھانا تاکہ شراکت داری میں، انتظامی سطح سمیت، زیادہ سے زیادہ صنفی مساوات کو حاصل کیا جا سکے۔
- ایک زیادہ صنفی مساوی ادارہ جاتی ثقافت اور ماحول کو فروغ دینا۔

ہدف کے سامعین

یہ حکمت عملی مندرجہ ذیل سامعین کے لیے ہے:

- ہیڈکوارٹر، علاقائی اور ملکی سطح پر جی پی ای آئی کا عملہ اور معاہدہ کار۔
- ہیڈکوارٹر، علاقائی اور ملکی سطح پر جی پی ای آئی کے شراکت دار، جن میں قومی حکومتیں، عطیہ دہندگان، اقوام متحدہ کی ایجنسیاں، غیر سرکاری تنظیمیں / سول سوسائٹی تنظیمیں اور دیگر تعاون کرنے والے شراکت دار شامل ہیں۔
- جی پی ای آئی کی نگرانی، مشیر اور انتظامی بورڈ اور ادارے۔

صنفی مساوات کی حکمت عملی بنیادی طور پر بی ایم جی ایف، سی ڈی سی، روٹری انٹرنیشنل، یونیسکو اور ڈبلیو ایچ او میں پولیو کے خاتمے کے لیے کام کرنے والے جی پی ای آئی کے عملے بشمول اس میں ملکی اور علاقائی دفاتر کے ساتھ ساتھ ہیڈکوارٹرز میں کام کرنے والے عملے بھی شامل ہیں، کے لیے ایک رہنما ہے، اس کے ساتھ ساتھ جی پی ای آئی کے دیگر شراکت داروں کے لیے بھی، یہ حکمت عملی جی پی ای آئی کی ترجیحات اور صنف پر منصوبہ بندی کے کام کو واضح طور پر سمجھنے میں مدد دے گی۔

©یونیسیف/ابو بکر

پس منظر

صنفی انضمام کی بنیاد

صنفی انضمام (8) "کسی بھی منصوبہ شدہ کارروائی، بشمول قانون سازی، پالیسیوں یا پروگرامز کے اثرات کا خواتین اور مردوں پر جائزہ لینے کا عمل ہے، جو تمام شعبوں میں تمام سطحوں پر لاگو ہوتا ہے۔ یہ خواتین اور مردوں کے خدشات اور تجربات کو پالیسیوں اور پروگراموں کی ڈیزائن، نفاذ، نگرانی اور تشخیص وجائزے کا لازمی حصہ بنانے کی حکمت عملی ہے ۔ تاکہ خواتین اور مردوں کو مساوی فائدہ ہو اور عدم مساوات برقرار نہ رہے۔ اس کا حتمی مقصد صنفی برابری حاصل کرنا ہے۔[9,10]"

چونکہ زیادہ تر سیاق وسباق میں خواتین کو اب بھی مردوں کے مقابلے میں بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے، اس لیے خواتین کو بااختیار بنانا اکثر صنفی انضمام کا ایک اہم حصہ ہے۔ تاہم، پولیو کے خاتمے میں صنفی انضمام صرف خواتین یا خواتین کے مسائل کے بارے میں نہیں ہے بلکہ صنفی عدم مساوات، روایات، کرداروں اور تعلقات کے بارے میں ہے، جس کی بنیاد اقتدار کے تعلقات پر بھی ہے جو مردوں، کمیونٹیز اور ساری تنظیموں کو بھی متاثر کرتی ہے۔ اس لیے صنفی مساوات کو آگے بڑھانے کے لیے صنفی ذمہ دارانہ پروگرامز کے ڈیزائن اور نفاذ کے دوران مردوں اور لڑکوں کو شامل کرنا بھی ضروری ہے۔

1995 میں بیجنگ میں چوتھی عالمی خواتین کانفرنس کے بعد سے صنفی انضمام بین الاقوامی ترقی، صحت اور انسانی ہمدردی کے پروگرامز میں ایک واضح حکمت عملی رہی ہے، جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی جس میں صنفی انضمام کو اقوام متحدہ کی پالیسی کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ 1995 کے بیجنگ اعلامیہ کے علاوہ، 1979 کے خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام شکلوں کے خاتمے کے کنونشن اور 1993 میں ویانا میں منعقدہ انسانی حقوق کی عالمی کانفرنس پر مبنی، صنفی انضمام کی ضروریات کی مضبوط بنیادوں میں ایس ڈی جیز شامل ہیں، خاص طور پر ایس ڈی جی-5 صنفی مساوات اور خواتین کی بااختیاری پر، اس کے علاوہ ایس ڈی جی-3 صحت مند زندگی اور تندرستی اور ایس ڈی جی-10 عدم مساوات کو کم کرنے سے متعلق ہے۔

مزید برآں، اقوام متحدہ کا کمیشن آن دی سٹیٹس آف ویمن، جو کہ صنفی مساوات کے فروغ اور خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے وقف بنیادی عالمی بین الحکومتی ادارہ ہے، بیجنگ اعلامیہ اور پلیٹ فارم فار ایکشن کے نفاذ میں پیش رفت کا جائزہ لینے، اور اقوام متحدہ کی سرگرمیوں میں صنفی نقطہ نظر کو مرکزی دھارے میں شامل کرنے کے حوالے سے اس کی نگرانی میں ایک اہم کردار ہے۔(11)

علاوہ ازیں، ورلڈ ہیلتھ اسمبلی کی قرارداد ڈبلیو ایچ اے 60.25(12) تمام رکن ممالک سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ حکمت عملی اور عملی منصوبہ بندی میں صنفی تجزیے کو شامل کریں اور صحت کی پالیسیوں، پروگراموں اور تحقیق میں صنفی مسائل سے نمٹنے کے لیے قومی حکمت عملی تشکیل دیں، یہ یقینی بناتا ہے کہ صحت کی دیکھ بھال کی فراہمی اور خدمات کی تمام سطحوں میں صنفی مساوات کا نقطہ نظر شامل کیا جائے۔ یہ قرارداد خاص طور پر صحت کی پالیسی اور پروگرامز کی رہنمائی کے لیے جنس کی بنیاد پر الگ الگ کیے گئے اعداد و شمار کی جمع آوری اور تجزیے کا مطالبہ بھی کرتی ہے۔

صنفی تجزیہ ایک ایسا اہم اور جانچا ہوا سماجی آلہ ہے، جو موثر صنفی انضمام کے لیے ضروری ہے۔ اس کا مقصد کسی مخصوص سماجی سیاق وسباق میں خواتین اور مردوں کے مابین موجود کرداروں، مواقع اور طاقت کے مختلف پہلوؤں کی شناخت اور انہیں سمجھنا ہے۔ یہ صنفی عدم مساوات کی نشاندہی کرتا ہے، اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ ایسی عدم مساوات کیوں وجود رکھتی ہیں، اور یہ دیکھتا ہے کہ اس عدم مساوات کو کیسے دور کیا جاسکتا ہے۔ صحت کے شعبے میں صنفی تجزیہ، مثال کے طور پر، خطرے کے عوامل اور کمزوریوں، صحت کی خدمات تک رسائی اور صحت سے متعلق فیصلہ سازی کے عمل، اور وسائل تک رسائی اور کنٹرول میں موجود فرق کو اجاگر کرسکتا ہے۔ پولیو کے خاتمے کا ایک مکمل صنفی تجزیہ 2018 کے جی پی ای آئی ٹیکنیکل بریف صنف میں شامل ہے۔(13) نیچے دیا گیا سیکشن اس بریف میں شامل اہم نکات کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔

صنف اور پولیو

صنف کے کردار اور روایات، اور ان کے پیچھے چھپی ہوئی طاقت کے تعلقات، صحت کے نتائج کے لیے بہت اہم عوامل ہیں۔(14) ٹیکوں سے بچاؤ میں رکاوٹیں، جو صنف سے جڑی ہوئی ہیں، مختلف سطحوں پر کام کرتی ہیں، انفرادی اور گھریلو سطح سے لے کر کمیونٹی تک، جو امیونائزین کی خدمات تک رسائی میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ پولیو کے شکار آخری ہر بچے تک ویکسین پہنچانے کا ایک لازمی حصہ یہ بھی ہے کہ خواتین اس سرگرمی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

اچھی صحت کی سہولیات سب کی ضروریات پوری نہیں کرسکتیں جب تک ان کا طریقہ کار صنف کے بارے میں حساس تجزیوں اور عمر، نسل، معذوری اور معاشی وسماجی حیثیت جیسے اہم عوامل کے لحاظ سے الگ الگ کیے گئے اعداد و شمار سے نہ لیا جائے۔ "انٹر سیکشنل تجزیہ"(15) اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ کس طرح مختلف قسم کا امتیازی سلوک اکثر آپس میں جڑے اور ملتے جلتے ہوتے ہیں، جس سے یہ بات زور پکڑتی ہے کہ اعداد و شمار کا تجزیہ صنف اور صحت کے نتائج کو متاثر کرنے والے دیگر سماجی عوامل کے لحاظ سے کیا جائے۔

صنف ایک دوسرے سے جڑا ہوا رشتہ ہے، جو لوگوں کے درمیان اور سماجی عوامل میں کام کرتا ہے۔ صحت کے صنفی عوامل تنہا کام نہیں کرتے ہیں بلکہ انفرادی طور پر، گھر کے حالات، کمیونٹی کے عوامل اور اداروں کی رکاوٹوں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ بچوں کی ویکسینیشن کی شرح کو صنف سے متعلق متعدد عوامل متاثر کرتے ہیں۔ بیٹے کی خواہش اور مردوں کو ترجیح دینے سے لے کر ماں کی تعلیم تک، بچوں کی ایمیونائزیشن سے متعلق اہم صنفی پہلو مختلف ممالک میں مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔

بچوں اور بچیوں میں پولیو کا خطرہ: دنیا بھر میں، بچے کی جنس اس کی ایمیونائزیشن حیثیت کو زیادہ متاثر نہیں کرتی ہے۔ ماہرینِ امراضِ اطفال کے مشیر گروپ کی ایک رپورٹ جس میں 67 ممالک شامل تھے، بتاتی ہے کہ بچیوں اور بچوں کی امیونائزیشن کی کوریج میں کوئی خاص فرق نہیں پایا گیا۔(16) بعد کی گئی تحقیقات نے بھی امیونائزیشن کی کوریج میں صنفی فرق نہ ہونے کی بات کی تصدیق کی ہے۔ 96 ممالک میں بغیر ایمیونائزیشن والے بچوں (جنہیں دوا کی کوئی خوراک نہیں ملی) پر کی گئی ایک خاص تحقیق نے بھی بچوں اور بچیوں میں کوئی خاص فرق نہیں پایا۔(17)

تاہم، کچھ ممالک اور علاقوں میں ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہوں پر بچیوں کو زیادہ حفاظتی ٹیکے لگائے جاتے ہیں جبکہ بعض جگہوں پر بچوں کو۔ مثال کے طور پر، جنوبی وسطی ایشیا میں بچیوں کو کم ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔(18) اس کے علاوہ، معاشی وسماجی حیثیت، نسل اور معذوری جیسے عوامل بھی مل کر بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوانے اور ان کی صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

8 صنف "سے مراد "عورتوں اور مردوں کی سماجی طور پر تسلیم شدہ خصوصیات ہیں - جیسے کہ اصول، کردار اور تعلقات اور عورتوں اور مردوں کے گروپس کے درمیان اور یہ ایک معاشرے سے دوسرے معاشرے میں مختلف ہوتا ہے اور اسے تبدیل کیا جاسکتا ہے" دیکھیں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن: صنف، مساوات اور انسانی حقوق [ویب سائٹ] (https://www.who.int/gender-equity-rights/understanding/gender-definition/en/ 2019 رسائی شدہ 14 مئی

9 صنفی مرکزی دھارے میں لانے کے تصور کی تعریف: اقوام متحدہ کی اقتصادی اور سماجی کونسل کے متفقہ نتائج 1997/2(https://www.un.org/womenwatch/osagi/pdf/ECOSOCAC1997.2.PDF) رسائی شدہ 15 مئی 2019

10 پولیو گلوبل ایریڈیکیشن انیشیٹو بھی دیکھیں۔ اکثر پوچھے گئے سوالات: جنس اور پولیو کا خاتمہ http://polioeradication.org/wp-content/uploads/2018/07/spolio-vaccination-gender-FAQ-Frequently-Asked-Questions-_Gender-and- جی پی ای آئی)

11 دیکھیں، مثال کے طور پر، اقوام متحدہ کے اقتصادی اور سماجی کونسل کمیشن آن دی سٹیٹس آف ویمن کا ساٹھواں اجلاس، 11-22 مارچ 2019(E/CN.6/2019/3)۔ سماجی تحفظ کے نظام، عوامی خدمات تک رسائی اور صنفی مساوات اور خواتین اور لڑکیوں کو بااختیار بنانے کے لیے پائیدار انفراسٹرکچر۔ سیکرٹری جنرل کی رپورٹ؛ 2019.12 ریزولوشن WHA60.25۔ ڈبلیو ایچ او کے کام میں صنفی تجزیہ اور اقدامات کو ضم کرنے کی حکمت عملی۔ میں: ورلڈ ہیلتھ اسمبلی کا پہلا خصوصی اجلاس، جنیوا، 9 نومبر 2006۔ قراردادیں اور فیصلہ، ضمیمہ۔ ساٹھویں ورلڈ ہیلتھ اسمبلی، جنیوا، 14-23 مئی 2007۔ قراردادیں اور فیصلے، ملحقہ۔ جنیوا: ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن؛ 2007:92-3(1/REC/2007/WHA60-2006/WHASS1؛E/WHASSA_WHA60-Rec1/http://apps.who.int/gb/ebwha/pdf_files/ WHASS1_WHA60REC1-enpdf، 12 جولائی 2019 تک رسائی)

13 عالمی پولیو کے خاتمے کا اقدام تکنیکی مختصر: جنس جنیوا: ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن؛ 2018(325912/10665/https://apps.who.int/iris/bitstream/handle/ WHO-POLIO-18.05-eng.pdf، رسائی 15 مئی 2019)۔

14 پولیو کے خاتمے کا مکمل صنفی تجزیہ جی پی ای آئی تکنیکی مختصر: جنس میں شامل ہے۔ جنیوا: ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن؛ 2018.

15 Bauer GR, Scheim AI. مقداری تحقیق میں تجزیاتی بین الطبقاتی تقاطع کے طریقے: صحت کی عدم مساوات کے ثالث کے طور پر امتیازی سلوک Soc Sci میڈ. 2019;236:226–45۔

16 Martin Hilber A, Bosch-Capblanch X, Schindler C, Beck L, Sécula F, Oran McKenzie O et al. جنس اور امیونائزیشن: SAGE کے لیے خلاصہ رپورٹ۔ جنیوا: s.n. 2010

17 Bosch-Capblanch X, Banerjee K, Burton A. بڑھتی ہوئی کوریج کے سالوں میں غیر ویکسین شدہ بچے: کتنے اور کون ہیں؟ 96 کم سے شواہد اور درمیانی آمدنی والے ممالک۔ ٹراپ میڈ انٹ ہیلتھ۔ 2012;17:697–710

بچوں اور بچیوں میں پولیو کا خطرہ

دنیا بھر میں، بچے کی جنس اس کی امیونائزیشن حیثیت کو زیادہ متاثر نہیں کرتی ہے۔ماہرینِ امراضِ اطفال کے مشیر گروپ کی ایک رپورٹ جس میں 67 ممالک شامل تھے، بتاتی ہے کہ بچیوں اور بچوں کی امیونائزیشن کی کوریج میں کوئی خاص فرق نہیں پایا گیا۔ 16 بعد کی کئی تحقیقات نے بھی امیونائزیشن کی کوریج میں صنفی فرق نہ ہونے کی بات کی تصدیق کی ہے۔
96 ممالک میں بغیر امیونائزیشن والے بچوں (جنہیں دوا کی کوئی خوراک نہیں ملی) پر کی گئی ایک خاص تحقیق نے بھی بچوں اور بچیوں میں کوئی خاص فرق نہیں پایا۔(17)
تاہم، کچھ ممالک اور علاقوں میں ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہوں پر بچیوں کو زیادہ حفاظتی ٹیکے لگائے جاتے ہیں جبکہ بعض جگہوں پر بچوں کو۔ مثال کے طور پر، جنوبی وسطی ایشیا میں بچیوں کو کم ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔(18) اس کے علاوہ، معاشی وسماجی حیثیت، نسل اور معذوری جیسے عوامل بھی مل کر بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوانے اور ان کی صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
کچھ دیگر ممالک کے علاوہ ایک اہم استثنیٰ بھارت ہے جہاں ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ صنف کا تعلق بچوں میں پولیو وائرس کی موجودگی سے ہے۔(19) ایک اور بھارتی تحقیق میں یہ بھی پایا گیا کہ بچیوں کو اکثر پولیو کے قطرے نہیں پلائے جاتے۔(20) اگرچہ قطرے پلانے میں عام طور پر بچوں اور بچیوں میں کوئی خاص فرق نہیں دیکھا گیا، لیکن کچھ مخصوص حالات میں بچوں کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔ جن ممالک میں صنفی عدم مساوات زیادہ ہیں وہاں عام طور پر بچوں کو کم اور غیر مساوی طور پر قطرے پلائے جاتے ہیں۔ کچھ خبروں کے مطابق ایسا بھی ہوا ہے کہ پولیو کے قطرے کے نقصان دہ اثرات کے بارے میں غلط افواہوں کی وجہ سے نگہداشت کرنے والوں نے اپنے بیٹوں کو قطرے نہیں پلائے لیکن اپنی بیٹیوں کو یہ قطرے پلوانے کا فیصلہ کیا۔
اس حوالے سے مزید سماجی تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ یہ سمجھا جا سکے کہ مختلف حالات میں صنف، بچوں اور بچیوں میں قطرے پلانے کی شرح کو کیسے متاثر کرتی ہے، اس تحقیق میں ملک کے اندر علاقائی فرقوں اور شناخت کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ جتنی زیادہ ماں کی خودمختاری ہوگی، اتنا ہی وہ اپنے بچوں کو قوت مدافعت دے گی۔ جہاں خواتین کو خودمختاری کی کمی ہوتی ہے، وہاں انہیں اپنے بچوں کو قوت مدافعت دینے کے لیے شوہر کی اجازت کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ وہ مائیں جو سمجھتی ہیں کہ بچے کی قوت مدافعت کے لیے شوہر کی اجازت درکار ہے، ان کے بچے کو مکمل طور پر قوت مدافعت دینے کا امکان کم ہوتا ہے۔

حفاظتی ٹیکوں تک رسائی کے لیے فیصلہ سازی کی طاقت

قطرے پلانے تک رسائی کے لیے فیصلہ سازی کا اختیار چونکہ پولیو عام طور پر 2 سال سے کم عمر کے بچوں کو متاثر کرتا ہے، اس لیے والدین یا نگہداشت کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ بچے کو قطرے پلایا جائے یا نہیں۔ وہ کن فیصلوں کا انتخاب کرتے ہیں، فیصلے کرنے کا اختیار ان کے پاس کتنا ہے اور ان فیصلوں پر عمل کرنے کے لیے ان کے

ماخذ: جی پی ای آئی انفوگرافکس[ویب سائٹ]۔ جنیوا: ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن(http://polioeradication.org/gender-and-polo/gender-and-polioeradication/ .accessed 20 مئی 2019)۔

پاس کتنے وسائل موجود ہیں، یہ تمام چیزیں صنف سے متاثر ہوتی ہیں۔ ایسے معاشروں میں جہاں مردوں کی بالادستی ہو، خواتین کے سامنے سماجی اور جسمانی رکاوٹیں موجود ہوتی ہیں، جو ان کی صلاحیت کو محدود کرتی ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو صحت کی سہولت فراہم کر سکیں (دیکھیں شکل 1)۔

مائیں دو متضاد تقاضوں کے سنگم پر ہوتی ہیں، ایک طرف انہیں بچوں کی صحت سمیت دیکھ بھال کے لیے ذمہ دار سمجھا جاتا ہے، لیکن دوسری طرف، ان کے پاس صحت کی دیکھ بھال حاصل کرنے کے لیے وسائل اور خودمختاری کی کمی ہو سکتی ہے۔ ایک عورت کی خودمختاری خود اور اس کے بچوں کے لیے صحت کی خدمات تک رسائی کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔ عورتوں کی خودمختاری اس بات کو بھی متاثر کرتی ہے کہ وہ کس طرح صحت کی دیکھ بھال کے فیصلے کرتی ہیں اور وہ صحت کی دیکھ بھال کے نظام کے ساتھ کیسے بات چیت کرتی ہیں (21)۔ ایک خاتون کی خودمختاری اس کی خود اور اس کے بچوں کے لیے صحت کی خدمات تک رسائی کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔ خواتین کی ایجنسی اور فیصلہ سازی کا بچوں کی قوت مدافعت کی حیثیت سے نمایاں طور پر تعلق ہے۔ (22)

تعلیم اور خواندگی

باپ کی تعلیم اگرچہ بچے کی قوت مدافعت کے معیار سے جڑی ہوئی ہے، تاہم کم اور متوسط آمدنی والے ملکوں میں بچوں ماں کی کم تعلیم قوت مدافعت کے حوالے سے زیادہ اہم ہے (23) قوت مدافعت کی مساوات کے ایک جامع جائزے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ سب سے بڑی عدم مساوات ان بچوں میں پائی جاتی ہے جن کی مائیں غیر تعلیم یافتہ ہیں (24)۔ بچے کی مکمل قوت مدافعت کے لیے ماں کی انفرادی تعلیمی سطح کے ساتھ ساتھ اس کی کمیونٹی کی خواندگی کی شرح بھی اہم عوامل ہیں۔

وسائل تک رسائی

بچوں کو ویکسین لگوانے میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ ماں کی ضروری وسائل تک رسائی اور ان پر کنٹرول نہ ہو۔ اگرچہ ویکسین مفت ہو سکتی ہے، لیکن جب ویکسین لگوانے کے لیے ماں کو سفر کرنا پڑتا ہے تو اس پر خرچہ آتا ہے۔ یہ سفر، ماں کے لیے کرایہ خرچ جیسے براہِ راست اخراجات اور گھر کے کاموں (بشمول بچوں کی دیکھ بھال) میں وقت ضائع ہونے کی وجہ سے آمدنی کا نقصان جیسے غیر مستقیم اخراجات بھی لے کر آتا ہے۔ بعض معاشروں میں روایات کے باعث، اکیلی ماں کا سفر کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ایسے میں ماں کو اپنے ساتھ جانے کے لیے کسی نگران یا مناسب ساتھی کا بندوبست کرنے کا اضافی بوجھ بھی اٹھانا پڑتا ہے۔

صنف اور ویکسین لگانے کا عمل

معاشرے میں مرد اور عورت کے باہمی رابطے کے بارے میں روایات، ویکسین لگانے کے طریقے کو متاثر کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، اسلامی قانون اکثر ان لوگوں کے درمیان مناسب رویے کو طے کرتا ہے جو خونی رشتے دار نہیں ہیں۔ اگر خواتین اپنے بچوں کے ساتھ اکیلی ہوں تو عام طور پر، غیر رشتے دار مردوں کو مسلمان گھروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی (25)، کچھ ثقافتی روایات میں، جیسے نائیجیریا کے ہاؤسا رواج میں، غیر رشتے دار مرد بغیر شوہر کی اجازت کے عورتوں سے بات نہیں کر سکتے ہیں (26)۔ ان مذہبی اور سماجی روایات کی وجہ سے، خواتین کو، خاص طور پر گھر پر، مردوں سے صحت کی خدمات لینے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جہاں مرد صحت کے ورکر سے کھل کر بات کرنا ممکن نہیں، وہاں یہ ضروری ہے کہ خواتین فرنٹ لائن ورکر (ایف ایل ڈبلیو) موجود ہوں جو عورتوں سے بات کر سکیں اور انہیں صحت کی خدمات فراہم کر سکیں۔ گلوبل پولیو اریڈیکیشن انیشیٹو (جی پی ای آئی) کی ویکسینیشن سرگرمیوں میں خواتین فرنٹ لائن ورکرز نے صحت کی خدمات کی فراہمی کو بھی زیادہ موثر بنایا ہے، اور بہت سی جگہوں پر صرف خواتین ہی گھروں تک رسائی حاصل کر سکتی ہیں اور بچوں کو گھر کے اندر ویکسین لگا سکتی ہیں. عورتوں کو قائل کرنے والی ورکرز نے پولیو کی ویکسین اور اس بیماری سے جڑے خطرات کے بارے میں لوگوں کے نظریے بہتر بنائے ہیں (27)۔ دوسری طرف، صرف مردوں پر مشتمل ویکسین لگانے والی ٹیمیں اس بیماری کے خاتمے کی کوششوں میں ایک اہم رکاوٹ ثابت ہوئیں (28)۔ مثال کے طور پر، نائیجیریا میں، صرف مردوں پر مشتمل ٹیمیں پولیو کے اضافی ویکسینیشن کے دوران جوان ماؤں سے بات چیت کرنے میں ناکام رہیں (29)۔ افغانستان میں 1997 سے 2013 تک پولیو ویکسینیشن کے جائزے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ماؤں کی ویکسین لگانے سے انکار کی ایک وجہ

صرف مردوں پر مشتمل ٹیموں سے بات چیت تھی۔ عورتیں عام طور پر ویکسین لگانے اور قائل کرنے والی خواتین ورکرز کو ترجیح دیتی ہیں کیونکہ زیادہ تر مائیں خاتون ویکسین لگانے والی اور قائل کرنے والی ورکرز سے ہی رابطہ کرنا چاہتی ہیں(30)

فیمیل کمیونٹی والنٹیئرز (ایف سی وی) انیشیٹو، جو 2014 میں پاکستان کے "انتہائی بلند خطر والے یونین کونسلوں" کے علاقوں میں دوبارہ شروع کی گئی، اس بات کو بھی ظاہر کرتی ہے کہ خواتین فرنٹ لائن ورکرز کی تعداد میں اضافے سے پولیو کے خاتمے کے لیے بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

فیمیل کمیونٹی والنٹیئرز کی حکمت عملی جس میں مضبوط کمیونٹی کی شرکت ہے، نے سندھ اور بلوچستان میں پولیو ویکسینیشن کی رکاوٹوں کو دور کرنے میں بہت مدد کی ہے، اس حکمت عملی کی ایک خاص بات ان کمزور لوگوں تک رسائی تھی جو دور افتادہ جگہوں پر رہتے تھے۔۔ مقامی فی میل کمیونٹی والنٹیئرز، بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے کے لیے گھر گھر جاتے ہیں، اس کے علاوہ باقاعدہ صحت کے کیمپ بھی لگاتے ہیں۔

بلوچستان میں، کمیونٹی ہیلتھ ورکرز کی کارکردگی جانچنے کے لیے جو نمونے لے کر معیار چیک کیا جاتا تھا، پروگرام کے شروع میں ان میں سے صرف 60 فیصد پاس ہوئے۔ باقی 80 فیصد فیل ہوئے کیونکہ انہوں نے آٹھ سے زیادہ بچوں کو پولیو کے قطرے پلانا چھوڑ دیا تھا۔ لیکن، کمیونٹی پر مبنی قطرے پلانے کا پروگرام شروع ہونے کے ایک سال بعد، پاس ہونے والے نمونوں کی تعداد بڑھ کر 92 فیصد تک پہنچ گئی۔

این .آئی .ڈی. تھری مہم کے دوران لاہور کے راوی ٹاؤن میں پولیو ٹیم ایک دروازے پر نشان لگا رہی ہے۔ ڈبلیو ایچ او / اے۔ خان

18 مہماری سے متاثرہ متعدی بیماریوں میں جنس اور جنس کا پتہ لگانا۔ جنیوا: ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن؛ 2007.

19 کالیپن ایس پی، وینو گوپال ایس، گری ایس، پرہراج اول، کارتیکیان اے ایس، بابجی ایس وغیرہ۔ زبانی طور پر حفاظتی ٹیکے لگائے جانے والے ہندوستانی بچوں میں انسداد پولیو وائرس ٹائپ 3 اینٹی باڈیز کا تعین کرنے والے عوامل۔ ویکسین. 2015؛34:4979-84۔

20 جین ایس، پی بی، سنگھ ایس، سنگلا اے، کنڈو ایچ، سنگھ کے۔ پولیو کا خاتمہ-ماضی اور مستقبل کے تناظر سے سبق۔ جے کلینک ڈائگن ریس۔ 2014؛8:ZC56-ZC60

21 سنگھ کے، ہانی ای، اولورونسایئے سی۔ زچگی کی خود مختاری اور صنفی اصولوں کی طرف رویہ: نائیجیریا میں بچپن کے حفاظتی ٹیکوں کے ساتھ ایسوسی ایشن۔ زچگی چائلڈ ہیلتھ J. 2013؛ 17:837-41۔ Antai D اور. نائیجیریا میں صنفی عدم مساوات، تعلقات کی طاقت، اور بچپن میں حفاظتی ٹیکوں کا استعمال: آبادی پر مبنی کراس سیکشنل مطالعہ۔ انٹ جے انفیکٹ ڈس۔ 2012؛16:e136-e145۔

22 مونگونوا ے کے۔ بورنو اسٹیٹ، نائیجیریا میں بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے سماجی ثقافتی اور جغرافیائی تعین کرنے والے۔ جے پبلک ہیلتھ افریقہ۔ 2013؛4:e10

23 Rainey JJ, Watkins M, Ryman TK, Sandhu P, Bo A, Banerjee K. کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں بچوں کو حفاظتی ٹیکے نہ لگوانے اور کم ٹیکے لگانے سے متعلق وجوہات: شائع شدہ لٹریچر کے منظم جائزے سے نتائج، 1999-2009. ویکسین. 2011؛29:8215-21

24 Hinman AR، McKinlay MA. امیونائزیشن ایکویٹی۔ ویکسین. 2015؛33:D72-D77

25 Obregón R، Waisbord S. صحت کے مواصلات میں سماجی متحرک ہونے کی پیچیدگی: پولیو کے خاتمے میں اوپر سے نیچے اور نیچے تک کے تجربات۔ جے ہیلتھ کمیون۔ 2010؛15:25-47

26 Gammino VM، Nuhu A، Gerber S، Gasasira A، Sugerman DE، Manneh F et al. کانو، کاٹسینا، اور زمفارا ریاستوں، نائیجیریا میں پولیو کے اضافی حفاظتی ٹیکوں کی سرگرمیوں کا جائزہ: اسباق جاری ہیں۔ جے انفیکٹ ڈس۔ 2014؛210:S91-S97۔

27 Obregón R, Chitnis K, Morry C, Feek W, Bates J, Galway M et al. پولیو کے خاتمے کا حصول: ہندوستان اور پاکستان میں صحت سے متعلق مواصلات کے ثبوت اور اسباق کا جائزہ۔ بیل ورلڈ ہیلتھ آرگن. 2009؛624:87-30۔

28 Obregón R، Waisbord S. صحت کے مواصلات میں سماجی متحرک ہونے کی پیچیدگی: پولیو کے خاتمے میں اوپر سے نیچے اور نیچے تک کے تجربات۔ جے ہیلتھ کمیون۔ 2010؛15:25-47۔

29 Gammino VM، Nuhu A، Gerber S، Gasasira A، Sugerman DE، Manneh F et al. کانو، کاٹسینا، اور زمفارا ریاستوں، نائیجیریا میں پولیو کے اضافی حفاظتی ٹیکوں کی سرگرمیوں کا جائزہ: اسباق جاری ہیں۔ جے انفیکٹ ڈس۔ 2014؛210:S91-S97۔

30 سمپسن ڈی ایم، صدر ازودی این، مشال ٹی، سباون ڈبلیو، پردیس اے، قدوس اے وغیرہ۔ افغانستان میں پولیو کے خاتمے کا اقدام، 1997-2013۔ جے انفیکٹ ڈس۔ 2014؛210:S162-S172۔

جی پی ای آئی کی صنفی حساسیت کا جائزہ

جی پی ای آئی کے لیے ٹارگٹڈ اور متعلقہ صنفی مساوات کی حکمت عملی تیار کرنے اور جی پی ای آئی صنفی رد عمل کی موجودہ حالت کا جائزہ لینے کے لیے ایک مکمل اور بنیادی تشخیص کی گئی۔ جون 2018 میں، جی پی ای آئی کے عملے کا ایک سروے کرایا گیا جسے پولیو سے متاثرہ 31 ممالک کے ساتھ ساتھ مرکزی دفتر اور علاقائی دفاتر میں 634 پولیو متعلقہ کارکنان نے مکمل کیا (31) اس سروے کا مقصد یہ جاننا تھا کہ جی پی ای آئی کے عملے اور شراکت داروں کو صنفی مساوات کے بارے میں کتنا علم ہے اور وہ اس بارے میں کیا سوچتے ہیں، ساتھ ہی یہ بھی جاننا تھا کہ اس وقت جی پی ای آئی میں صنفی مساوات کو عام کرنے میں کیا مشکلات ہیں۔ عملے کے سروے کے علاوہ، جی پی ای آئی میں شامل مختلف تنظیموں کے ساتھ ساتھ کلیدی پولیو نگرانی اور مشاورتی اداروں کے عملے میں صنفی مساوات کی موجودہ حالت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ کلیدی جی پی ای آئی کے شائع شدہ مواد کا تجزیہ اس حد تک پیائش کرنے کے لیے کیا گیا کہ ان میں صنفی تحفظات کو شامل کیا گیا ہے۔ بنیادی تجزیہ نے اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ اگرچہ صنف صحت کے نتائج کا ایک اہم تعین کنندہ ہے اور بہت سے اہم جی پی ای آئی عطیہ دہندگان کے لیے ایک کلیدی توجہ کا مرکز ہے، تاہم جی پی ای آئی بڑی حد تک صنفی نابینا رہا ہے۔

تاہم، جی پی ای اے سروے کے نتائج نے بھی اشارہ کیا کہ جی پی ای آئی کے شراکت دار اور عملہ پولیو پروگرامنگ میں مختلف سطحوں پر صنفی مسائل پر غور کرنے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں اور ایسا کرنے پر آمادگی ظاہر کرتے ہیں۔ جی پی ای آئی سروے کے نتائج کا تجزیہ، صنفی مساوات کی موجودہ حالت، نیز کلیدی جی پی ای آئی دستاویزات اور اشاعتوں میں صنفی تحفظات کی عدم موجودگی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ جی پی ای آئی کو اپنے کام میں صنف کو مناسب طور پر مرکزی دھارے میں شامل کرنے کے لیے فیصلہ کن اقدامات کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

جی پی ای آئی صنفی مساوات کی جانچ پڑتال کی سمری

جی پی ای آئی عملے کی رائے معلوم کرنے کے لیے سروے

- جی پی ای آئی 634 پارٹنرز اور عملے میں سے جنہوں نے سروے میں حصہ لیا، 79 فیصد ڈبلیو ایچ او اور 11 فیصد یونیسف میں کام کرتے ہیں۔ ان میں فیصد 21 خواتین اور 78 فیصد مرد ہیں۔
- 91 فیصد جواب دہندگان نے کہا کہ جی پی ای آئی کو ایک ایسی حکمت عملی کی ضرورت ہے جو صنفی مساوات کو مد نظر رکھتی ہو۔
- یونیسف کے تمام جواب دہندگان میں سے، 35 فیصد نے بتایا کہ وہ باقاعدگی سے "صنفی مساوات" پر بات چیت ہونے کو یاد کرتے ہیں، جبکہ ڈبلیو ایچ او کے صرف 17 فیصد جواب دہندگان نے ایسا ہی کہا۔
- 36 فیصد نے بتایا کہ انہیں اپنے کام میں صنفی مساوات کو شامل کرنے کے لیے تکنیکی مدد کی ضرورت ہے اور 33 فیصد نے صنف اور پولیو کے مسائل پر تربیت کی ضرورت ظاہر کی۔
- 66 فیصد نے بتایا کہ انہیں کبھی بھی صنف سے متعلق کوئی تربیت نہیں ملی۔
- ہیڈ کوارٹرز میں کام کرنے والے ڈبلیو ایچ او اور یونیسف کے 94 فیصد جواب دہندگان نے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ "صنف کی بنیاد پر الگ الگ "ڈیٹا اکٹھا کیا جائے اور اس کا تجزیہ کیا جائے، جبکہ ملک کے دفاتر میں یہ تعداد 76 فیصد ہے۔
- سروے میں شامل ہونے والے جی پی ای آئی کے 78 فیصد عملے اور پارٹنرز 2017 میں تیار کردہ صنف کے لحاظ سے حساس اشاریئے سے آگاہ نہیں تھے اور جنہیں اپریل 2018 کی جی پی ای آئی نصف سالہ رپورٹس میں شامل کیا گیا ہے۔
- 75 فیصد جواب دہندگان نے اس بات سے زور دے کر اتفاق کیا کہ خواتین اور مردوں کے ساتھ مساوی سلوک کیا جانا چاہیے۔
- صرف 36 فیصد خواتین نے "زور دے کر اتفاق" کیا کہ ان کی تنظیم میں خواتین اور مردوں کے ساتھ مساوی سلوک کیا جاتا ہے۔
- ڈبلیو ایچ او ہیڈ کوارٹرز میں پولیو کے شعبے میں کام کرنے والی صرف 5 فیصد خواتین نے "زور دے کر اتفاق" کیا کہ خواتین اور مردوں کے ساتھ مساوی سلوک کیا جاتا ہے، جبکہ اکثر خواتین (60 فیصد) اس بات سے کچھ متفق یا بالکل ہی نہیں متفق تھیں۔
- تمام جواب دہندگان میں سے 37 فیصد نے کہا کہ ان کے علم اور تجربے کی بنیاد پر، پولیو کے پروگرام میں جنسی ہراسانی ایک بہت سنگین مسئلہ ہے۔

- جب صنف پر مبنی تعصب کے بارے میں پوچھا گیا تو، 36 فیصد پولیو کے عملے نے جواب دیا کہ یہ ایک "بہت سنگین مسئلہ" ہے۔ تمام خواتین جواب دہندگان میں سے 78 فیصد نے بتایا کہ یہ یا تو "کچھ حد تک مسئلہ" ہے یا "بہت سنگین مسئلہ" ہے، جبکہ 69 فیصد مرد جواب دہندگان کا یہی کہنا تھا۔
- تمام جواب دہندگان میں سے 78 فیصد اپنے کام کی جگہ پر جنسی ہراسانی، زیادتی اور / یا صنف پر مبنی تعصب کی شکایت درج کروانے کے لیے ایک آفیشل شکایت لینے کے طریقے سے آگاہ تھے۔ صنفی تناسب (جون 2018 کی صورتحال)

ڈبلیو ایچ او کے ہیڈ کوارٹرز اور ڈبلیو ایچ او کے 5 خطوں میں تمام پولیو اسٹاف میں خواتین کی تعداد 24 فیصد ہے، خواتین P-گریڈ 32 اسٹاف (32) کی 28 فیصد اور G-لیول اسٹاف کی 25 فیصد ہیں۔ (تصویر 2 ملاحظہ کریں)

تصویر 2. ڈبلیو ایچ او اور یونیسیف میں پولیو عملے کی تقسیم

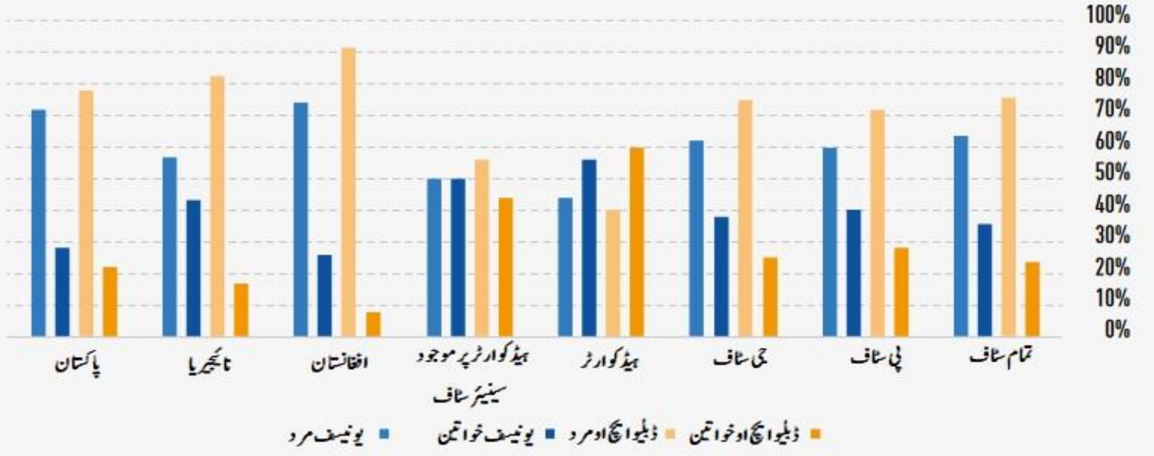

ماخذ: ڈبلیو ایچ او

پی گریڈ کا عملہ اقوام متحدہ کے نظام میں پروفیشنل کیٹیگری میں آتا ہے، جب کہ جی لیول کا عملہ جنرل سروس کے زمرے میں آتا ہے

ہیڈ کوارٹرز میں پولیو اسٹاف کی 60 فیصد خواتین ہیں، لیکن وہ عہدوں اور سطحوں کے لحاظ سے مردوں سے الگ ہیں۔ ہیڈ کوارٹرز میں موجود تمام 21 جی-لیول اسٹاف خواتین ہیں، جبکہ پی-لیول کے تمام عہدوں میں سے 43 فیصد خواتین کے پاس ہیں۔ ہیڈ کوارٹرز میں سینئر سطح کے تمام پولیو اسٹاف (پی 4 اور اس سے اوپر) میں سے 56 مرد ہیں۔ ڈائریکٹرز (ڈی 1 اور ڈی 2 لیول) کے تمام عہدے مردوں کے پاس ہیں۔

- افغانستان میں ڈبلیو ایچ او کے ملکی دفتر میں پولیو اسٹاف کی 8 فیصد خواتین ہیں، نائیجیریا میں 17 فیصد اور پاکستان میں 22 فیصد ہیں۔
- یونیسف کے تمام پولیو اسٹاف میں سے 36 فیصد خواتین اور 64 فیصد مرد ہیں۔ یونیسف میں تمام پی-گریڈ پولیو اسٹاف کی 40 فیصد خواتین ہیں اور تمام جی-لیول اسٹاف کی 38 فیصد ہیں۔
- یونیسف ہیڈ کوارٹرز میں تمام پولیو اسٹاف کی 56 فیصد خواتین ہیں۔ ہیڈ کوارٹرز میں خواتین فی الحال تمام پی لیول عہدوں کے 55 فیصد اور جی-لیول عہدوں کے 57 فیصد پر فائز ہیں۔ یونیسف ہیڈ کوارٹرز میں سینئر سطح کے عہدوں (پی 4 اور اس سے اوپر) میں سے 50 فیصد خواتین ہیں۔
- افغانستان کے یونیسف ملکی دفتر میں پولیو اسٹاف کی 26 فیصد خواتین ہیں، جبکہ نائیجیریا میں یہ تعداد 43 فیصد اور پاکستان میں 28 فیصد ہے۔
- دیگر شراکت دار: روٹری انٹرنیشنل میں پولیو اسٹاف کی 78 خواتین ہیں، بی ایم جی ایف میں 56 فیصد اور سی ڈی سی میں 48 فیصد ہیں (تصویر 3 ملاحظہ کریں)
- جی پی ای آئی میں نگرانی والی باڈیز اور مشیر گروپ زیادہ تر مردوں کی زیر قیادت کام کرتے ہیں۔ پی او بی، جو اپنے بنیادی شراکت دار اداروں کے ذریعے جی پی ای آئی کے انتظام اور نفاذ کی نگرانی کرتا ہے، اس وقت چار مردوں اور ایک خاتون پر مشتمل ہے۔
- حکمت عملی کمیٹی، جو بنیادی جی پی ای آئی شراکت دار تنظیموں کے اداروں کے سربراہوں پر مشتمل ہے، اس میں تین مرد اور دو خواتین کام کرتی ہیں

- ٹیکنیکل ایڈوائزری گروپس، جو پولیو کے خاتمے کی پیشرفت کا جائزہ لیتے ہیں اور حکمت عملی، ترجیحات اور پروگرام کی کارروائیوں پر فنی مشورہ فراہم کرتے ہیں، وہ بھی زیادہ تر مردوں کی زیر قیادت کام کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، افغانستان اور پاکستان میں نومبر 2017 میں ٹی اے جی کے تمام ممبرز مرد تھے۔

ٹی اے جی کے "فنی مشیر" کی زمرے میں بھی خواتین کی تعداد بہت کم ہے، افغانستان میں نومبر 2017 کے ٹی اے جی میں 10 میں سے صرف 2 مشیر خواتین تھیں، اور

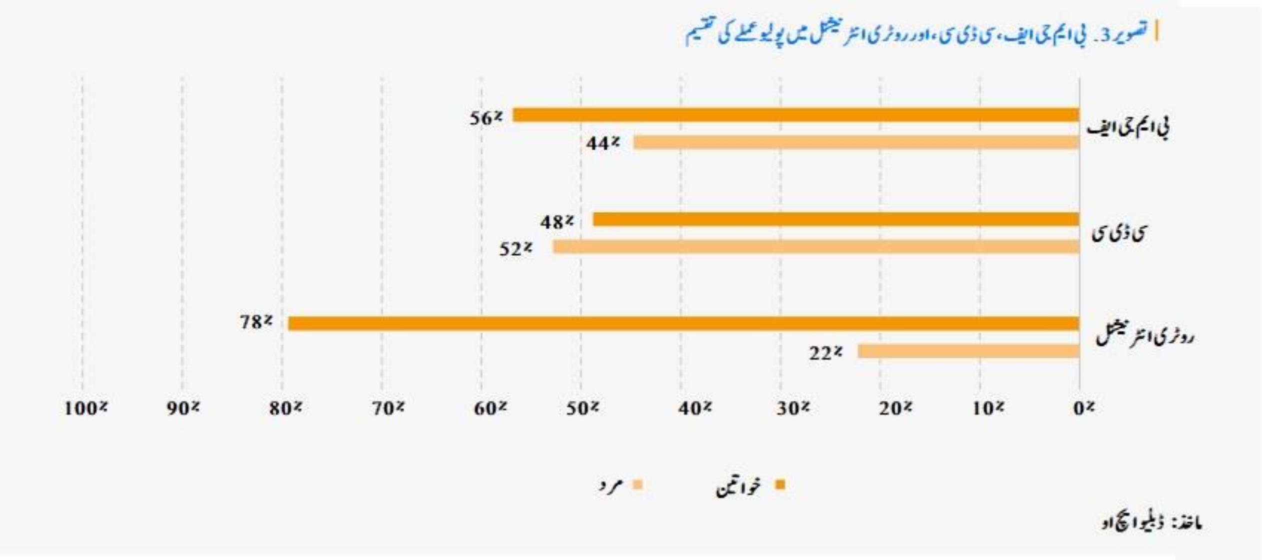

پاکستان میں 17 میں سے ایک خاتون بطور مشیر کام کر رہی تھیں

جی پی ای آئی دستاویزات میں صنفی مساوات

جی پی ای آئی کی حالیہ اشاعتوں (2016 کے بعد) میں صنفی تجزیے یا صنف کی بنیاد پر الگ الگ کیے گئے اعداد و شمار کو کتنا فروغ دیا جاتا ہے یا استعمال کیا جاتا ہے، اس کا اندازہ لگانے کے لیے ایک مواد کے تجزیے کا انعقاد کیا گیا۔ جی پی ای آئی کی ویب سائٹ سے کل 16 اشاعتوں کا انتخاب کیا گیا، جن میں یہ کیٹیگریز شامل ہیں: (1) افغانستان، پاکستان اور نائیجیریا میں ملک کے لیے مخصوص قومی ہنگامی ایکشن پلان (این ای اے پی ایس)؛ (2) جی پی ای آئی کی سالانہ اور نصف سالانہ رپورٹیں؛ اور (3) ٹولز / معیاری رہنما خطوط اور معیاری آپریٹنگ طریقہ کار ایس او پیز۔

مواد کے تجزیہ کی میٹرکس اور طریقہ کار کو ڈبلیو ایچ او کی اشاعت جنڈر مین اسٹریمنگ میں ڈبلیو ایچ او: ہم اب کہاں ہیں؟ سے تبدیل اور اپنایا گیا تھا۔ (33)

جی پی ای آئی دستاویزات کے مواد کا تجزیہ

جی پی ای آئی دستاویزات کے مواد کے تجزیے میں مندرجہ ذیل سوالات پر توجہ دی گئی:

- کیا دستاویز میں صنفی مساوات یا صنفی برابری کے بارے میں ایک یا زائد "واضح" بیانات / حوالہ جات شامل ہیں؟ (ویکسینیشن ٹیموں میں خواتین کی شمولیت کے بارے میں ایک بار کا حوالہ شمار نہیں کیا جاتا)
- کیا دستاویز میں خواتین کے گروپوں سے مشاورت / شراکت داری کا ذکر ہے؟
- کیا دستاویز صنف کی بنیاد پر الگ الگ کیے گئے اعداد و شمار کے استعمال کی سفارش کرتی ہے؟

- کیا دستاویز جہاں مناسب ہو، صنف کی بنیاد پر الگ الگ کیے گئے اعداد و شمار استعمال / پیش کرتی ہے ؟
- کیا دستاویز خواتین اور مردوں کے نتائج، ضروریات، کردار، روایات (یعنی صنفی تجزیہ) کے درمیان فرق کا تجزیہ / ترجمانی کرتی ہے ؟
- کیا دستاویز صنفی مسائل سے نمٹنے کے لیے کم از کم ایک اقدام / سفارش کی وضاحت کرتی ہے ؟

2016 سے 2018 کے دوران جی پی ای آئی کی ویب سائٹ پر شائع ہونے والے جی پی ای آئی کے کل 16 دستاویزات میں سے 740 صفحات کے مواد کے تجزیے کے لیے جائزہ لیا گیا۔ اوپر دیے گئے سوالات کے علاوہ، ہر دستاویز میں شامل صنف کے لحاظ سے ذمہ دارانہ مخصوص کلیدی الفاظ کی تلاش کی گئی، جن میں شامل ہیں" :صنف،" جنس "،" انصاف "، "مساوات" "خواتین "اور "لڑکیاں "۔ خاص طور پر، 16 دستاویزات میں سے صرف 3 میں "صنف "کا لفظ استعمال کیا گیا تھا جبکہ صرف ایک میں "مساوات "کا لفظ استعمال کیا گیا تھا۔

جی پی ای آئی کی بنیادی رہنما دستاویز، "پولیو کا خاتمہ اور اختتامی مرحلہ کا منصوبہ 2013-2023 میں، صنف کے بارے میں صرف ایک مختصر جملہ شامل ہے، جس میں خواتین کو ویکسینیشن کی ترسیل میں کردار ادا کرنے کے لیے "متحرک "کرنے کی بات کی گئی ہے. حکمت عملی کے منصوبے (2013-2018) میں صرف ایک بار صنفی مساوات کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس میں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ پولیو کے پروگرام نے خواتین کے لیے رکاوٹوں کو دور کرنے میں اچھا کام کیا لیکن، یہ منصوبہ ان رکاوٹوں کی وضاحت نہیں کرتا تھا اور نہ ہی یہ بتاتا تھا کہ ان رکاوٹوں کو کیسے دور کیا گیا نئی حکمت عملی کے منصوبے (پولیو اینڈ گیم اسٹریٹیجی 2019-2023) میں صنفی مساوات کے مسائل کو زیادہ منظم انداز میں شامل کیا گیا ہے۔

جی پی ای آئی دستاویزات کے جائزے میں دیکھا گیا کہ زیادہ تر دستاویزات میں صنفی تجزیہ یا صنف کی بنیاد پر الگ الگ کیے گئے اعداد و شمار شامل نہیں تھے۔ البتہ، کچھ استثنا موجود ہیں، جن میں 2018 میں شائع ہونے والی جی پی ای آئی کی دو تازہ ترین نصف سالانہ رپورٹس شامل ہیں۔ یہ رپورٹیں واضح طور پر صنفی مسائل کا ذکر کرتی ہیں، صنف کی بنیاد پر الگ الگ کیے گئے اعداد و شمار استعمال اور فروغ دیتی ہیں، صنفی تجزیہ شامل کرتی ہیں اور صنفی عدم مساوات کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اقدامات کی وضاحت کرتی ہیں۔

32 پی گریڈ کا عملہ اقوام متحدہ کے نظام میں پروفیشنل کیٹیگری میں آتا ہے، جب کہ جی لیول کا عملہ جنرل سروس کے زمرے میں آتا ہے۔

33 ڈبلیو ایچ او میں صنفی مرکزی دھارے میں شامل: اب ہم کہاں ہیں؟ ڈبلیو ایچ او کی صنفی حکمت عملی کی بنیادی تشخیص کی رپورٹ۔ جنیوا: ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن؛

حکمت عملی کا فریم ورک

اسٹریٹجک فریم ورک جدول 2۔ حکمت عملی کا جائزہ / منطق ماڈل

مجموعی مقصد

لڑکیوں اور لڑکوں کو پولیو ویکسین پلا کر انکی تعداد میں اضافہ کریں اور دنیا کو پولیو سے پاک ہونے میں مدد کریں

نتائج

GPEI کی رکاوٹوں میں صنفی تحفظات کا منظم انضمام۔ رہنما خطوط، حکمت عملی اور پالیسیاں اور تمام سطحوں پر صنفی مساوات اور خواتین کی مساوی شرکت پر توجہ مرکوز کلیدی دستاویزات اور اشاعتوں میں جنسی تفریق شدہ ڈیٹا کا مجموعہ، تجزیہ اور استعمال	تنظیمی حکمت عملیوں اور پالیسیوں میں صنفی مساوات اور مساوات کے لیے واضح وابستگی GPEI کے عملے کے صنفی انضمام کے لیے کافی گنجائش	پورے GPEI کے پروگرام میں میں صنفی توازن کو بہتر بنایا حفاظتی ٹیکوں کے حوالے سے صنف سے متعلق حائل رکاوٹوں کا منظم کنٹرول کرنا صنفی مساوی، محفوظ اور جامع کام کا ماحول جس میں صنف کی بنیاد پر ہراساں کیے جانے کے لیے کوئی رواداری نہ ہو

سرگرمیاں اور نتائج

منظم طریقے سے جمع، تجزیہ اور جنسی تفریق شدہ ڈیٹا کا استعمال اور صنفی تجزیہ جہاں متعلقہ ہو پروگرام کے صنفی پہلوؤں اور صنفی حساس اشاروں پر باقاعدہ رپورٹنگ صنف کو مرکزی دھارے میں شامل اور دیگر اہم صنفوں کے موضوعات پر GPEI عملے کی استعداد کار میں اضافہ (بشمول جنسی استحصال اور بد سلوکی کی روک تھام)	صنفی حوالے سے فوکل پوائنٹس کی تقرری اور تربیت کریں رابطہ کاری کے لئے صنفی حساسیت کی بنا پر لائحہ عمل تیار کریں اور ترقیاتی مراحل کے لیے بھی انہی طریقوں ک کا استعمال کریں	بھرتی اور پروموشن سے متعلق انسانی وسائل کی پالیسیوں اور پروٹوکولز پر نظر ثانی کریں مخصوص کوٹے کا نفاذ کریں صنفی مساوات اور ردعمل کی حمایت کے لیے سینئر قیادت کی طرف سے ٹھوس کارروائی (عملے کے ساتھ باضابطہ مواصلت، اشاعتیں، بیانات، تقریریں) کریں

اقدامات اور مفروضے

صنفی مہارت کے لیے وقف انسانی وسائل کی کافی مقدار صنف کے حوالے سے پائیدار تکنیکی مہارت	پروگرامی اور ادارہ جات لحاظ سے صنف کو مرکزی دھارے میں لانے کے لیے مناسب مالی وسائل سینئر قیادت کا ذمہ دار ہونا اور قیادت کی صنف کو مرکزی دھارے میں لانے کے لئے اعلیٰ قیادت کی رہنمائی اور ذمہ دارانہ رویہ	مضبوط عالمی، علاقائی اور مقامی شراکت داری عملہ اور شراکت دار کی صلاحیت اور صنفی اور مساوات کے مسئلے کو حل کرنے کی خواہش

نوٹ: یہ فریم ورک مطلوبہ کارروائی کا ایک اشاراتی سنیپ شاٹ ہے۔ اسٹریٹجک فریم ورک کی بنیاد پر سرگرمیوں، نتائج اور اشارے کے ساتھ ایک تفصیلی ایکشن پلان تیار کیا جائے گا

صنف کے لحاظ سے ذمہ دارانہ پروگرام سازی

پروگرام، پالیسیاں اور تبدیلیاں اس وقت صنف کے لحاظ سے ذمہ دارانہ ہوتی ہیں جب صنفی کردار، روایات اور عدم مساوات کا تجزیہ کر لیا جائے اور ان سے نمٹنے کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں۔ جی پی ای آئی کو اپنی صنفی ذمہ داری کو زیادہ مستحکم کرنے کے لیے، پروگرام کی منصوبہ بندی، نفاذ، اور مختلف سطحوں پر نگرانی اور جائزے کے مختلف مراحل میں صنفی نقطہ نظر کو باقاعدگی سے شامل کرنے کی ضرورت ہے (تصویر 4 دیکھیں)

تصویر 4. صنفی جوابی پروگرامنگ

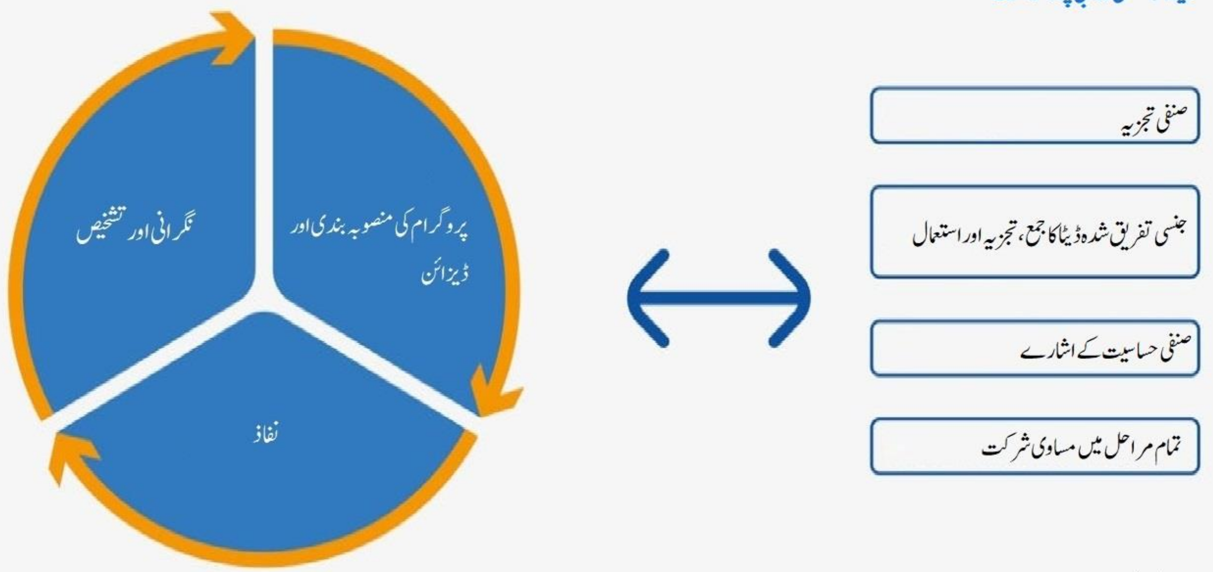

ماخذ: ڈبلیو ایچ او

عالمی ادارہ صحت نے صنف کے لحاظ سے ذمہ دارانہ تشخیص کا ایک پیمانہ تیار کیا ہے، جو پروگراموں کو پانچ سطحوں میں تقسیم کرتا ہے (تصویر 5 دیکھیں)۔

تصویر 5: ڈبلیو ایچ او صنفی جوابی تشخیص کا پیمان

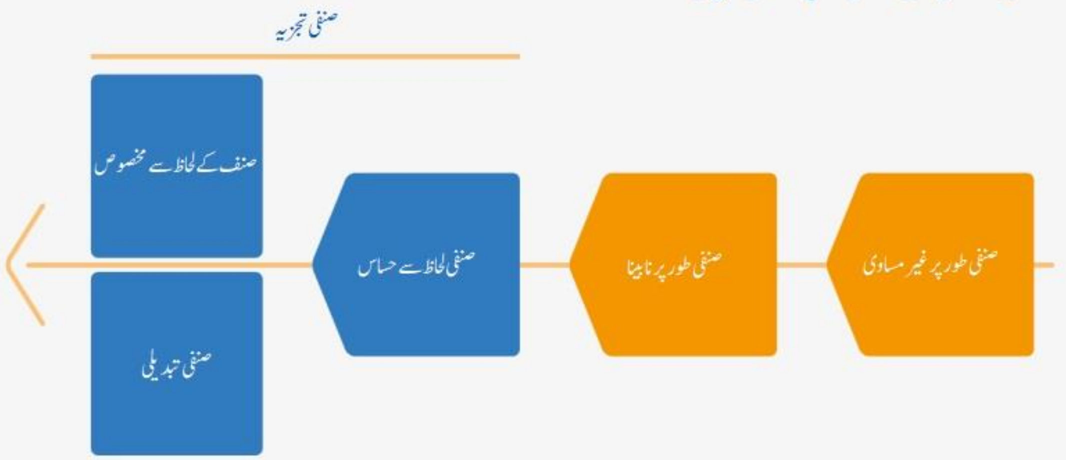

ماخذ: ڈبلیو ایچ او

صنفی طور پر غیر مساوی پروگرام (پہلی سطح): یہ پروگرام غیر متوازن روایات، کرداروں اور تعلقات کو مضبوط بنا کر اور مردوں کو خواتین پر (یا اس کے برعکس) فوقیت دے کر صنفی

عدم مساوات کو برقرار رکھتے ہیں۔ صنفی طور پر نابینا پروگرامنگ (دوسری سطح): یہ پروگرامنگ خواتین اور مردوں، بچیوں اور بچوں کے لیے مواقع اور وسائل کی تقسیم میں فرق کو نظر انداز کرتی ہے اور صنفی کرداروں، روایات اور تعلقات کو مدنظر نہیں رکھتی ہے۔
صنفی لحاظ سے حساس پروگرامنگ (تیسری سطح): یہ پروگرامنگ صنفی کرداروں، روایات اور تعلقات کو تو مدنظر رکھتی ہے، لیکن صنفی روایات اور کرداروں سے پیدا ہونے والی عدم مساوات کا ازالہ نہیں کرتی ہے۔ صنفی لحاظ سے مخصوص پروگرامنگ (چوتھی سطح): یہ پروگرامنگ خواتین اور مردوں کے لیے مختلف روایات اور کرداروں کو تسلیم کرتی ہے اور یہ دیکھتی ہے کہ وہ وسائل تک رسائی اور ان پر کنٹرول کو کیسے متاثر کرتے ہیں، یہ پروگرام بچیوں، خواتین، بچوں اور مردوں کی مخصوص ضروریات کو مدنظر رکھتی ہے۔ صنفی تبدیلی پروگرامنگ (پانچویں سطح): یہ پروگرامنگ اس سے آگے جا کر، صنفی مساوات کو فروغ دینے کے مقصد کے ساتھ، نقصان دہ صنفی کرداروں، روایات اور تعلقات کو تبدیل کرنے کے طریقوں کو بھی شامل کرتی ہے۔
صنفی مساوات کی حکمتِ عملی میں پیش کردہ اقدامات اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہیں کہ جی پی ای آئی کے طریقہ کار کم از کم تمام پہلوؤں میں صنف کے لحاظ سے حساس ہوں، اس کے ساتھ ساتھ صنف کے لیے مخصوص اور صنف کو تبدیل کرنے والے طریقہ کار بھی شامل ہوں۔ منتخب کردہ طریقہ کار، جن کی وضاحت مخصوص ایکشن پلانز میں کی جائے گی، کسی مخصوص ملک کے حالات / پروگرام کے سیاق و سباق کے لحاظ سے موجودہ بنیادوں اور موجودہ رکاوٹوں اور چیلنجوں پر منحصر ہوں گے۔

صنف کا تجزیہ اور منصوبہ بندی کا انتظام

صنف کے تجزیے کا استعمال ایک مخصوص سیاق و سباق میں خواتین اور مردوں کے درمیان موجود مختلف کرداروں، مواقع اور طاقت کے روابط کو شناخت اور سمجھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ صحت اور مدافعتی نظام میں صنفی تجزیے مثال کے طور پر، خطرے کے عوامل اور کمزوریوں، صحت کی خدمات تک رسائی، اور وسائل جیسے کہ رقم، معلومات اور نقل و حمل، اور ساتھ ساتھ ویکسینیشن سے متعلق فیصلہ سازی کے عمل میں موجود فرق کو اجاگر کر سکتے ہیں۔ صنف کا تجزیہ کرنا صنف کے ذمہ دارانہ پروگرام اور صنف کی مرکزی دھارے میں شمولیت کا ایک اہم جزو ہے اور اس لیے جی پی ای آئی کے کام کے مختلف پہلوؤں میں توجہ مرکوز کرنے کا ایک اہم شعبہ ہے۔
جی پی ای آئی درج ذیل اقدامات کرے گا:

- صنف کے لحاظ سے ذمہ دارانہ مداخلت کو نافذ کرے گا اور پروگرام کے ڈیزائن، نفاذ، بجٹ، مانیٹرنگ اور جائزے میں صنفی نقطہ نظر کو باقاعدگی سے شامل کرے گا۔
- پولیو کے خاتمے کی حکمتِ عملی، این ای اے پی ایس میں شراکت، ابلاغ / ابلاغ برائے ترقی (سی فور سی) حکمتِ عملی اور منصوبوں، تکنیکی رپورٹس، منصوبہ تجاویز اور معیاری طے شدہ طریقہ کار سمیت تمام متعلقہ اشاعتوں میں صنفی تجزیے کا ایک جزو شامل کرے گا۔
- داخلی اور خارجی سامعین کے لیے پولیو پر اہم پریزنٹیشنز اور بریفنگز میں باقاعدگی سے صنفی تجزیے (بشمول جی پی ای کے صنف کے حساس اشاریئے) کو شامل کرے گا۔
- یہ یقینی بنانا کہ مختلف پس منظر کے خواتین، مرد، بچے اور بچیوں سے مشاورت کی جائے اور پروگرام کی سطح پر مداخلت کے ڈیزائن، نفاذ، مانیٹرنگ اور جائزے میں ان کی مساوی شرکت ہو، یہ یقینی بناتے ہوئے کہ ان کا نقطہ نظر اور آواز سنی اور شامل کی جائے گی۔
- تکنیکی رپورٹس، فنڈنگ کی تجاویز اور دیگر متعلقہ اشاعتوں میں صنف کو شامل کرنے میں عملے کی مدد کے لیے صنفی رہنما خطوط متعارف کرائے گا، نگرانی کرے گا اور ان کے استعمال کو نافذ کرے گا۔
- یہ یقینی بنانا کہ بجٹ میں صنفی مساوات سے متعلق غور و فکر کے لیے مخصوص رقوم شامل کی جائیں۔
- ویکسینیشن اور مدافعتی پروگرام میں رکاوٹوں کو سمجھنے اور دور کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے صنف اور پولیو کے بارے میں مزید ڈیٹا اور ثبوت اکٹھا کرے گا اور ان کا تجزیہ کرے گا۔
- یہ یقینی بنائے گا کہ تمام جی پی ای آئی کی اشاعتوں میں، صنف کو عالمی اصطلاحات، مثال کے طور پر، ڈبلیو ایچ او کی تعریف (34) کے مطابق بیان کیا جائے، اصطلاح "صنف" کو اصطلاح "خواتین" سے متصادم ہونے سے بچانا اور صرف خواتین کو فیمیل فرنٹ لائن ورکز تک محدود رکھنا
- 2018 جی پی ای کی تکنیکی بریف: صنف اور دیگر جی پی ای آئی کی اشاعتوں، ٹولز اور صنف اور پولیو پر کامیابی کی خبروں کو تمام سطحوں پر عملے، شراکت داروں اور بیرونی سامعین کے درمیان وسیع پیمانے پر شائع اور تقسیم کرے گا۔

3 "صنف سے مراد "عورتوں اور مردوں کی سماجی طور پر تشکیل دی گئی خصوصیات" ہیں - جیسے عورتوں اور مردوں کے گروہوں کے درمیان رواج، کردار اور رشتے

صنف کے لحاظ سے الگ الگ ڈیٹا اکٹھا کرنا، تجزیہ کرنا اور استعمال کرنا

صنف کے لحاظ سے الگ الگ کیے گئے ڈیٹا کی جمع، تجزیہ اور استعمال صنف کے ذمہ دارانہ پروگرام بنانے کے لیے ڈیٹا کی جمع، تجزیہ اور اس کا استعمال ایک اہم جزو ہے۔ صنف کے لحاظ سے الگ الگ کیے گئے ڈیٹا کو جمع کرنا اور اس کا تجزیہ کرنے سے پروگرام یہ بات جانچ سکتا ہے کہ بچیوں اور بچوں کو ویکسینز، پولیو کی نگرانی کے ذریعے مساوی طور پر پہنچایا جارہا ہے، اور یہ یقینی بنانا ہے کہ پائی جانے والی کسی بھی صنفی تفریق سے مؤثر طریقے سے نمٹا جاسکے۔

یہ جاننے کے لیے کہ صحت کی حالت کیسی ہے، صرف مردوں اور عورتوں کا الگ الگ ڈیٹا جمع کرنا کافی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ دوسری اہم باتوں کا بھی الگ الگ ڈیٹا اکٹھا کیا جائے جو صحت پر اثر انداز ہوتی ہیں، جیسے قوم، عمر، مذہب، معذوری، رہائش کا علاقہ (شہر / گاؤں) اور معاشی پس منظر۔

پولیو کی مہم چلانے والے رضاکاروں اور عملے کا بھی الگ الگ ڈیٹا جمع کرنا ضروری ہے تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ مرد اور عورت برابر کام کر رہے ہیں یا نہیں اور پروگرام اپنے ہدف کو حاصل کر رہا ہے کہ مرد اور عورت برابر کی تعداد میں کام کریں۔ جہاں بھی ممکن ہو، جی پی ای آئی کی تمام رپورٹس اور شائع شدہ مواد میں مردوں اور عورتوں سمیت دیگر سماجی گروہوں کا الگ الگ ڈیٹا پیش کیا جانا چاہیے۔

پولیو کے خاتمے کا عالمی پروگرام یہ یقینی بنائے گا کہ:

- پروگرام سے جڑے تمام ضروری اعداد و شمار صنف اور دیگر اہم عوامل کے لحاظ سے الگ الگ اکٹھے کیے جائیں اور اس ڈیٹا کا تجزیہ کر کے موجودہ کمزوریوں کو تلاش کر کے انہیں دور کیا جائے۔
- تمام متعلقہ عملے کو اس بات کی تربیت دی جائے کہ الگ الگ اعداد و شمار جمع کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے کی کیا اہمیت ہے اور اس کے لیے کیا ضروریات ہیں۔
- ایسا نظام بنایا جائے گا جس سے اعداد و شمار جمع کرنے اور رپورٹنگ کا ایک معیاری طریقہ ہو اور جوابدہی کی واضح حدود و قیود ہوں۔
- اس ڈیٹا کو پولیو کے خاتمے کے عالمی پروگرام کی تمام متعلقہ اشاعتوں، پریزنٹیشنز اور رپورٹس میں استعمال کیا جائے گا، اس کا اعلان کیا جائے گا اور اسے پیش کیا جائے گا۔ اس میں نصف سالانہ صورتحال کی رپورٹس اور سالانہ رپورٹس، پولیو کے خاتمے کی قومی حکمت عملی کے دستاویزات، معیاری طے شدہ طریقہ کار، ہر ملک کی مخصوص سالانہ رپورٹس، پیشرفت کی رپورٹس، ٹی اے جی رپورٹس اور قومی ایکشن پلان ہ برائے پولیو خاتمہ شامل ہیں۔

جدول 3: موجودہ GPEI صنفی حساس اشارے

1. بچیوں اور بچوں تک ویکسینیشن مہمات میں رسائی	پانچ سال سے کم عمر کی بچیوں اور بچوں کی وہ فیصد تعداد جو مہم کے بعد کی نگرانی کے اعداد و شمار کے مطابق ویکسین لگوا چکے ہیں
2. بچیوں اور بچوں کی جانب سے وصول کردہ کل خوراکیں	6 سے 59 ماہ کی عمر کے بچوں اور بچیوں کے لیے خوراکوں کی تعداد کا درمیانی نمبر 6 سے 59 ماہ کی عمر کے بچوں اور بچیوں کی وہ فیصد تعداد جنہیں کوئی خوراک نہیں ملی 6 سے 59 ماہ کی عمر کے بچوں اور بچیوں کی وہ فیصد تعداد جنہیں 3 یا اس سے زیادہ خوراکیں ملی ہیں
3. بچوں اور بچیوں کے لیے بیماری کی بروقت نگرانی	مرد اور خواتین کے لیے بیماری کی اطلاع دینے میں لگنے والے دنوں کی تعداد کا درمیانی نمبر مرد اور خواتین کی وہ فیصد تعداد جنہوں نے 3 دن کے اندر بیماری کی اطلاع دی
4. خواتین کی مدافعتی سرگرمیوں میں شرکت	خواتین اور مرد فرنٹ لائن ورکرز کی فیصد تعداد (ویکسینیٹرز اور سوشل موبلائزرز)

ماخذ: ڈبلیو ایچ او

پولیو سے اور دیگر وبائی امراض سے متاثرہ ممالک میں ان اشاریوں کی باقاعدگی کے ساتھ نگرانی اور رپورٹنگ کی جائے گی (35)۔ اس کے ساتھ ساتھ، پروگرام موجودہ اشاریوں کے علاوہ صنف کے لحاظ سے حساس اشارے بھی تیار کرے گا (36)، مثال کے طور پر پولیو پروگرام کی مختلف سطحوں پر صنفی توازن کی پیمائش کرنا، جن میں درمیانی اور سینئر انتظامی کردار (ملکی سطح پر بھی) شامل ہیں، اور عملے کی طرف سے حاصل کی گئی مخصوص صنفی تربیت اور صنفی تجزیہ کس حد تک مخصوص مداخلت کی رہنمائی کرتا ہے، اسے بھی ٹریک کرتا ہے۔ ان اشاروں کی اس حکمت عملی کو نافذ العمل بنانے کے لیے تیار کردہ انفرادی ایکشن پلانز میں مزید وضاحت کی جائے گی اور ان کی نگرانی تھرڈ پارٹی کے ذریعے کی جائے گی۔

دیکھیں فگر 6

35، اپریل 2019 تک، افغانستان، نائیجیریا اور پاکستان

36، اپریل 2019 تک، پھیلنے والے اور زیادہ خطرے والے ممالک میں انگولا، بینن، برکینا فاسو، کیمرون، وسطی افریقی جمہوریہ، چاڈ، کانگو، کوٹ ڈی آئیور، جمہوری جمہوریہ کانگو، استوائی گنی، ایتھوپیا، گبون، گنی، عراق، کینیا، لاؤ پیپلز ڈیموکریٹک ریپبلک، لائبیریا، مڈغاسکر، مالی، موزمبیق، میانمار، نائجر، پاپوا نیو گنی، سیرالیون، صومالیہ، شامی عرب جمہوریہ اور یوکرین شامل ہیں

فگر 6: نگرانی برائے صنفی مساوات

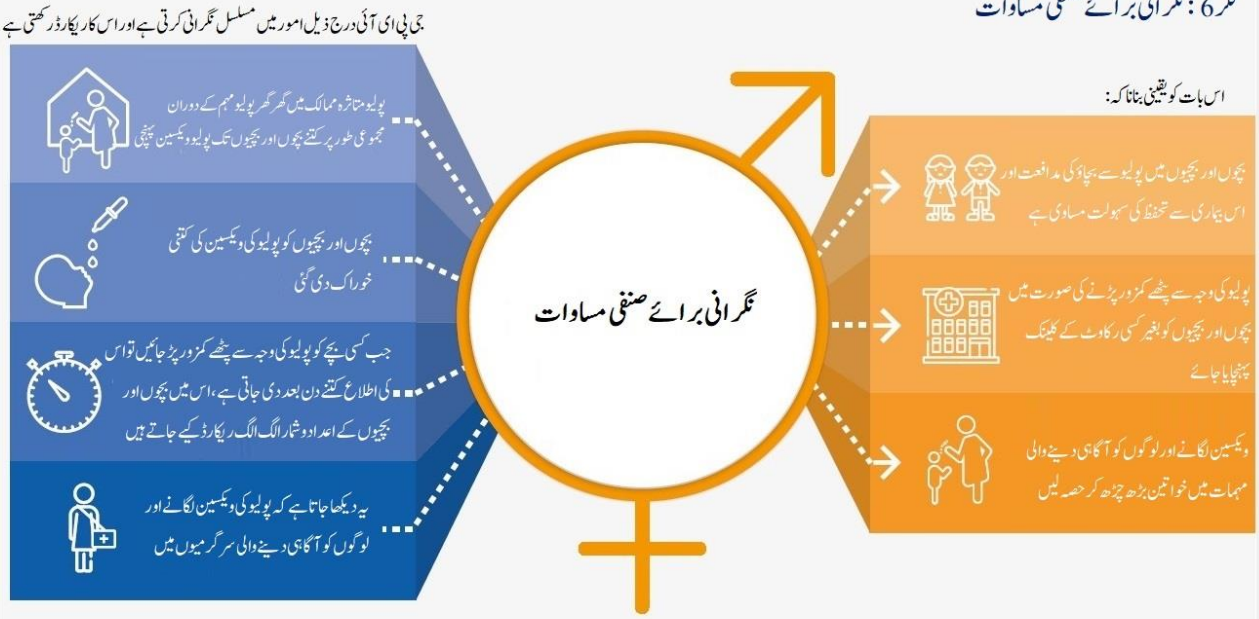

ماخذ: جی پی ای آئی انفور گرافکس [ویب سائٹ]۔ جنیوا: ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن 20 مئی 2019 accessed. http://polioeradication.org/gender-and-polo/gender-and-polioeradication/

جی پی ای آئی درج ذیل کام کرے گی:

- پولیو سے متاثرہ ممالک میں چاروں اہم اشاروں پر معلومات اکھٹی کرنا، اور وبائی امراض پھوٹنے کے خطرے والے ممالک میں پٹھوں کی کمزوری کی نگرانی کے دو اور تین نمبر اشارے پر معلومات جمع کرنا۔
- صنفی طور پر حساس اشاروں کی مستقل نگرانی اور انہیں ہر چھ ماہ بعد عوام الناس کے لئے رپورٹ کرنا۔
- جب بھی صنفی صحت کے حوالے سے کوئی فرق نظر آئے تو اس کی وجوہات معلوم کی جائیں اور مناسب اقدامات جیسے خصوصی پیغام رسانی / تبدیلی لاتی بات چیت کی حکمت عملی کے ذریعے ان خامیوں کو دور کرنے میں ممالک کی مدد کی جائے۔
- کارکردگی کی نگرانی اور نتائج کو جانچنے کے لیے صنفی طور پر حساس اور صنفی طور پر مخصوص ایکشن پلانز کی تیاری
- مندرجہ بالا اہم اشاروں سے متعلق ڈیٹا کو پولیو سے متعلق بریفنگز، اپ ڈیٹس، رپورٹس اور اشاعتوں میں شامل کیا جائے اور اسے وسیع پیمانے پر نشر کیا جائے۔

صنفی ذمہ دارانہ ابلاغ

یہ تصویر ایک مثال ہے کہ جو روایتی سماجی رویئوں کو نہیں دکھاتی، جنوبی افغانستان کے صوبے قندھار کا ایک آدمی اپنے بچے کو ویکسین لگوانے کے لیے انتظار کر رہا ہے اور اسے گود میں پکڑے ہوئے ہے۔© جے، جلالی / ڈبلیو ایچ او

پانچ برس سے کم عمر کے تمام بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلانے اور نگہداشت کرنے والوں کو بار بار پولیو ویکسین کے بارے میں قائل کرنے میں ابلاغ ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ مواصلات کی مختلف سرگرمیوں اور مداخلت میں صنفی رویوں کو عام کیا جائے اور یہ یقینی بنایا جائے کہ پولیو کے خاتمے کا عالمی پروگرام ابلاغ کے تمام عمل میں صنفی حساس اور صنفی ذمہ دارانہ طریقوں کو اپنائے۔

ابلاغیات / سی فورڈی مداخلت کے ڈیزائن کے مرحلے میں، صنفی تجزیہ ہمیشہ کیا جانا چاہیے، جس میں خواتین اور مردوں، بچیوں اور بچوں کے کردار اور ان کے درمیان تعلقات کا جائزہ لیا جائے اور یہ شناخت کی جائے کہ صنف اور عمر، معذوری اور نسل جیسے دیگر اہم عوامل تجربات، ضروریات، صلاحیتوں، مخصوص کمزوریوں، وسائل تک رسائی اور کنٹرول، رکاوٹوں اور ترجیحات کو کیسے متاثر کرتے ہیں۔جی پی ای آئی صنف سے بے خبر ابلاغی منصوبوں اور حکمت عملی سے پرہیز کرے گی جو یہ فرض کرتی ہیں کہ صنف کوئی کردار ادا نہیں کرتی ہے، مثال کے طور پر، مناسب پیغامات، ان پیغامات کے لیے ترسیلی طریقوں اور چینلز کا مناسب انتخاب کرے گی۔

پولیو کے خاتمے کے عالمی پروگرام کا پیغام رسانی کے تمام مواد اور طریقوں میں، چاہے وہ باہر کے لوگوں سے بات چیت کے لیے ہوں یا داخلی بات چیت کے لیے، رویوں میں تبدیلی لانے اور کمیونٹی کو شامل کرنے کے لیے بنائے گئے ہوں، ان میں عورتوں، بچیوں، مردوں اور بچوں کو مساوی دکھایا جانا چاہیے۔اس بات کو یقینی بنا کر، پولیو کا خاتمے کے عالمی پروگرام صنفی عدم مساوات اور خواتین کو شامل نہ کرنے اور کم تر سمجھنے کے رویوں اور عادات کو بدلنے میں مدد کرتا ہے۔

پولیو کا خاتمے کا عالمی پروگرام یہ بھی یقینی بنائے گا کہ حالات کا جائزہ لینے کے ابتدائی مرحلے کے ساتھ ساتھ، بات چیت کے ذرائع کو ڈیزائن کرنے، پرکھنے، لاگو کرنے، اور ان کی نگرانی اور جائزہ لینے کے مراحل میں عورتوں، بچیوں، بچوں اور مردوں سے مشورہ لیا جائے۔پولیو کا خاتمے کے عالمی پروگرام خواتین / مردوں کے روایتی کردار دکھانے والے نقصان دہ صنفی دقیقوں کو دہرانے سے گریز کرے گا لیکن اس کا مقصد خواتین کی آواز کو ان علاقوں میں پیش کرنا ہے جہاں عام طور پر مرد بولتے ہیں، اور اسی طرح سے مردوں کی آواز کو ان علاقوں میں پیش کرنا ہے جہاں عام طور پر خواتین بولتی ہیں۔مثال کے طور پر، پولیو کا خاتمے کا عالمی پروگرام سرکاری طور پر جاری کیے جانے والے مواد میں خواتین کو غیر فعال اور کمزور دکھانے سے گریز کرے گا اور فیصلے کرنے کی صلاحیت اور طاقت اور پولیو کے خاتمے میں خواتین کی شراکت اور اقدامات سے حاصل ہونے والی مثبت تبدیلی کو اجاگر کرے گا۔

صنفی شمولیت کے تحریری اور زبانی رابطے کے اصول آڈیو ویژول مواد پر بھی لاگو ہوتے ہیں، جیسے ویڈیوز، تصاویر اور انفوگرافکس۔پولیو کے خاتمے کا عالمی پروگرام مردوں اور عورتوں کی روایتی انداز میں پیش کش سے گریز کرے گا، جس میں معیارات اور متوقع رویے، کام کی تقسیم، اور وسائل تک رسائی اور کنٹرول شامل ہیں۔عام طور پر تصاویر میں خواتین ور مردوں کی تعداد

برابر دکھانے اور غیر روایتی اور غیر دقیقی کرداروں اور پیشوں میں خواتین کی تصاویر منتخب کرنے اور استعمال کرنے کے علاوہ، پولیو کے خاتمے کا عالمی پروگرام یہ بھی یقینی بنائے گا کہ خواتین کی مجموعی تصویر برابر حیثیت کا پیغام دے۔ پولیو کے خاتمے کا عالمی پروگرام اپنی سرکاری اشاعتوں میں "صنف" کے مسئلے کو "عورتوں" اور "عورتوں کے مسائل" کے ساتھ ملا کر پیش کرنے سے بھی گریز کرے گا۔

پولیو کا خاتمے کا عالمی پروگرام مثلاً، بچوں کی پرورش میں زیادہ فعال کردار ادا کرنے کے لیے والد کو شامل کرنے اور خواتین میں صحت کے مسائل پر فیصلہ سازی کی ترغیب دے کر، یونیسف کی موجودہ رہنما خطوط (37) کے مطابق مستقل طور پر صنف کو تبدیل کرنے والے سی فورڈی طریقوں کو لاگو کرے گا۔ یہ ضروری ہے کہ پولیو کے مواد، پیغامات اور مداخلت کے ڈیزائن میں منفی صنفی روایات کو مدنظر رکھا جائے اور انہیں چیلنج کیا جائے، اور اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ کس طرح صنف معلومات اور خدمات تک رسائی میں فرق کو متاثر کرتی ہے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ تمام ابلاغ عامہ صنف کی شناخت اور جنسی رجحان میں تنوع کے بارے میں حساس ہوں اور خواتین / مردوں کے عام تصادم کو دہرانے سے گریز کریں۔ مثال کے طور پر، تحقیق سروے اور رائے شماری جاری کرتے وقت، یہ ایک اچھی عادت ہے کہ آپشنز کو صرف مرد / عورت تک محدود نہ کریں، بلکہ دوسری ممکنہ صنفی شناختوں کے لیے بھی جگہ دیں۔ ابلاغ عامہ کے تمام مواد میں موجود افراد کو دکھاتے وقت ہمیشہ مقامی ماحول کو مدنظر رکھنا چاہیے اور اس میں شامل افراد کی حفاظت کو یقینی بنانا چاہیے۔

عالمی پولیو کے خاتمے کا پروگرام یہ یقینی بنائے گا کہ:

- تمام ترابات چیت کے منصوبوں، رہنما اصولوں، حکمت عملی اور ایکشن پلانز میں صنفی تجزیہ، صنفی مساوات اور خواتین کی بااختیاری کو اہم حصہ بنایا جائے۔
- پولیو سے متعلق تمام پیغام رسانی اور سرگرمیوں کے لیے منصوبہ بندی، عمل درآمد، نگرانی اور جائزے میں صنفی تجزیہ اور عورتوں، مردوں کے اعداد و شمار کو الگ الگ جمع کرنا، ان کا جائزہ لینا اور انہیں استعمال کرنا شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ عمر، نسل اور معذوری جیسے دیگر اہم عوامل کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔
- تمام سروے، تحقیق اور رائے عامہ میں صنفی پہلوؤں کو شامل کیا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ نتائج عورتوں، مردوں، عمر، نسل اور معذوری کے لحاظ سے بھی الگ الگ بتائے جائیں اور ان کے ساتھ صنفی تجزیہ بھی پیش۔ جی پی ای آئی یہ کام کرے گا:
- بات چیت کے پروگراموں کو بناتے، پرکھتے اور چلاتے وقت خواتین، مردوں، بچیوں اور بچوں سب سے مشورہ لیا جائے اور ان کی ضروریات، مشکلات، آراء اور پسند کو مدنظر رکھا جائے۔
- یونیسف کی رہنمائی کے مطابق، بات چیت کے پروگراموں کو بناتے، چلاتے، ان کی نگرانی اور جائزے کے دوران صنف کو مدنظر رکھا جائے گا تاکہ لوگوں کے رویوں میں مثبت تبدیلی آئے۔ (38)
- متاثرہ ممالک کے ملکی دفاتر میں پولیو سے متعلق بات چیت کے پروگراموں کے لیے ایک ایسا عمل ہوگا جس میں صنفی پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس عمل کی قیادت پولیو اور ملکی دفتر کے وہ ذمہ دار لوگ کریں گے جو صنفی مساوات کو عام کرنے میں مدد دیتے ہیں۔
- بات چیت کے لیے بنائے جانے والے مواد، اشاعتوں اور ٹولز میں ایسی کوئی بات نہ ہوں جو خواتین اور مردوں کے بارے میں غلط تصورات پھیلاتی ہوں۔
- میڈیا میں آنے والی خبروں، ویب سائٹس کی خبروں، ویڈیوز، تصاویر اور دیگر بات چیت کے ذرائع میں خواتین اور مردوں کو برابر جگہ دی جائے اور ان کی آراء شامل کی جائیں۔
- بات چیت اور پروگرام کے عملے کی مدد کے لیے ایسے مخصوص ٹولز بنائے جائیں جن میں اہم پیغامات اور اکثر پوچھے جانے والے سوالوں کے جوابات شامل ہوں۔
- تمام سرکاری بات چیت میں ایسی زبان استعمال کی جائے جو سب کو شامل کرے اور مردوں کے لیے مخصوص الفاظ جیسے "وہ" اور "اس کا" استعمال کرنے سے گریز کیا جائے جبکہ بات دونوں (خواتین اور مردوں) کی ہو رہی ہو۔ 38
- پولیو کے خاتمے کے تمام پہلوؤں میں خواتین کو صرف ماں اور نگہبان کے طور پر نہیں بلکہ برابر اور فعال شرکاء کے طور پر دکھایا جائے اور ان کا ذکر اسی طرح کیا جائے۔

پولیو سے متعلقہ تقریبات، ورکشاپس اور مباحثوں میں مرد اور خواتین کی شرکت اور موضوع کے ماہرین کی تعداد میں توازن برقرار رکھا جائے۔

تصاویر، ویڈیوز اور انفوگرافکس جیسے آڈیو ویژول مواد میں بھی صنف کے لحاظ سے حساس بات چیت کے اصولوں پر عمل کیا جائے۔

37ترقی کے لیے صنفی جوابی مواصلات: رہنمائی، اوزار اور وسائل کھٹمنڈو: یونیسیف جنوبی ایشیا؛ 2018

38دیکھیں، مثال کے طور پر، صنف پر مشتمل زبان کے رہنما خطوط: زبان کے استعمال کے ذریعے صنفی مساوات کو فروغ دینا نیویارک: اقوام متحدہ کی خواتین (٪ http://www.unwomen.org/media/headquarters/attachments/sections/library/gender-inclusive 20language/guidelines-on-gender-inclusive-language-en.df?la=en&vs=2129)، اور صنفی حساس مواصلت کے اصول: UNDP صنفی مساوات کی مہر انیشیٹو (https://www.undp.org/content/dam/jamaica/docs/gender/JM-AUG-29- NDP٪20Gender٪20Seal-Principles٪20of٪20gender-sensitive٪20communications.pdf) 17 مئی 2019 کو رسائی ہوئی۔

ویکسی نیشن رضاکاروں کی تربیت ہرات، افغانستان ٹی، ہونگسٹو / ڈبلیو ایچ او

تنظیمی ثقافت اور نظام

یہ صنفی مساوات کی حکمت عملی کے متوقع مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے، پولیو کے خاتمے کے عالمی پروگرام کی داخلی تکنیکی سطح (صنفی رواج کو عام کرنے کے لیے صلاحیتوں، نظاموں اور آلات کا انتظام)، پالیسی کی سطح (عہد، ترجیحات اور فیصلہ سازی شامل ہیں) اور تنظیمی ثقافتی سطح پر تبدیلی کی ضرورت ہے، جہاں روزمرہ کے رویے اور عادات ماحول اور جی پی ای آئی تنظیموں کی روزانہ کی سرگرمیوں کو تشکیل دیتے اور برقرار رکھتے ہیں۔

عہد، قیادت، جوابدہی اور صلاحیت کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے، نہ صرف اس کام میں تبدیلی کی ضرورت ہے جو پولیو کے خاتمے کا عالمی پروگرام کرتا ہے بلکہ اس بات میں بھی تبدیلی درکار ہے کہ یہ کام کیسے کیا جاتا ہے۔

اس صنفی مساوات کی حکمت عملی کا کامیاب نفاذ، صنفی نتائج کے لیے جوابدہی کے نظام اور رویوں، عقائد اور رویوں سے نمٹنے کے ذریعے پولیو کے خاتمے کے عالمی پروگرام تنظیمی ثقافت کو دوبارہ شکل دینے پر منحصر ہے۔ صنف کے لیے عہد کو سنجیدگی سے برقرار رکھنا چاہیے، جس میں مردوں اور خواتین کی مکمل شمولیت ہو، جو سینئر انتظامیہ سے لے کر تمام سطحوں تک پھیلی ہو، اور پولیو کے خاتمے کے عالمی پروگرام کے داخلی نظام، کام کرنے کے طریقوں اور مجموعی تنظیمی ثقافت میں مؤثر طریقے سے شامل ہو۔ اس حکمت عملی اور اس کے ایکشن پلان پر عمل درآمد کی نگرانی اور باقاعدہ جائزہ کی ذمہ داری پی او بی کی ہے جو کہ جی پی ای آئی کا ضمنی داخلی طریقہ ہے۔

پولیو کے خاتمے کا عالمی پروگرام اپنی تنظیمی اقدار، کام کی ثقافت، اور انتظامی نظام اور ڈھانچے میں صنفی پہلوؤں کی اہمیت کو بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔ ایک زیادہ صنف کے بارے میں حساس نظام کو فروغ دینے کے لیے، پولیو کے خاتمے کے عالمی پروگرام کی قیادت شراکت داری میں صنفی انضمام کے اپنے وعدے کی تصدیق کرے گی اور حکمت عملی کو ملک کے پروگرام، علاقائی اور مرکزی سطح پر اپنائے گی

صنفی توازن

پولیو کے خاتمے کے عالمی پروگرام میں ملازمین کی تعداد میں صنفی توازن، جی پی ای آئی کی صنفی مساوات کے وعدے کی عکاسی کرتا ہے۔ فی الحال، پولیو کے خاتمے کا عالمی پروگرام مناسب حد تک صنفی توازن حاصل کرنے کی راہ پر نہیں ہے کیونکہ فیصلے سازی کی طاقت اب بھی مردوں کے ہاتھ میں ہے، اور کی قیادت زیادہ تر مرد ہی کرتے ہیں۔

اہم حکومتی ادارے، مشیر گروپ اور نگرانی کے ادارے، جیسے کہ ٹی ای جی، حکمت عملی کمیٹی اور پی او بی، زیادہ تر مردوں پر مشتمل ہیں۔ پولیو کے خاتمے کے عالمی پروگرام تنظیموں میں ملازمین زیادہ تر مرد ہیں، خاص طور پر اعلی عہدوں اور سینئر پوزیشنز پر۔(39) مثال کے طور پر، ڈبلیو ایچ او افغانستان میں کام کرنے والے تمام پولیو سے متعلقہ عملے میں سے فی الحال 8 فیصد خواتین ہیں، اور یونیسف افغانستان میں، پولیو کے لیے بھرتی ہونے والے تمام عملے کا 26 فیصد خواتین ہیں (40) بنیادی طور پر ایک حق ہونے کے ساتھ ساتھ صنفی مساوات جی پی ای آئی کی کارکردگی، اثرپذیری اور ساکھ کے لیے ضروری ہے۔ جی پی ای آئی کے بہت سے شراکت داروں کے پاس پہلے سے ہی بھرتی اور انسانی وسائل سے متعلق مخصوص صنفی مساوات کی پالیسیاں موجود ہیں۔ جہاں اس وقت کمی ہے، وہاں جی پی ای آئی کی تنظیموں کو عملے اور حکمرانی / مشاورت والے اداروں میں صنفی مساوات حاصل کرنے کے لیے مخصوص مثبت اقدامات کرنے کی ضرورت ہے، اور بھرتی، ملازمت، برقرار رکھنے اور ترقی کے بارے میں صنف سے متعلق رکاوٹوں کی نشاندہی کرنی چاہیے۔ ہر پارٹنر کے انسانی وسائل کی حکمت عملی میں اسٹافنگ میں صنفی مساوات کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے مخصوص حکمت عملی، اہداف اور اقدامات شامل ہونے چاہئیں۔ توجہ جغرافیائی تنوع کو آگے بڑھانے پر بھی دی جائے گی، خاص طور پر کم نمائندگی والے گروہوں سے۔ مزید خواتین کی بھرتی اور ملازمتوں پر برقرار رکھنے کے لیے مخصوص اقدامات کے بغیر، صنفی مساوات ایک خواب سے زیادہ کچھ نہیں ہو گا۔

وہ ممالک جہاں خواتین کی شمولیت کم ہے (خاص طور پر افغانستان میں)، وہاں خواتین فرنٹ لائن ورکرز اور دیگر پولیو اسٹاف کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لیے، جی پی ای آئی یہ یقینی بنائے گا کہ زیادہ خواتین کو پولیو ورکرز اور سپروائزرز کے طور پر بھرتی، ملازمتوں پر برقرار رکھنے اور تربیت دینے کے لیے اقدامات کیے جائیں، جبکہ ایک محفوظ، باعزت اور جامع کام کے ماحول کی نشوونما کی حمایت کی جائے۔

اگرچہ خاتون فرنٹ لائن ورکرز کی بھرتی کئی چیلنجز کا سامنا کرتی ہے، مثال کے طور پر افغانستان کے زیادہ قدامت پسند اور دیہی علاقوں میں، ان علاقوں میں خواتین کی شمولیت میں رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے کوششیں کی جانی چاہئیں جہاں وہ گھر سے باہر کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

مثال کے طور پر، جی پی ای آئی کو پولیو فرنٹ لائن ورکرز اور سپروائزر انتخابی کمیٹیوں میں صنفی مساوات کو یقینی بنانا چاہیے تاکہ یہ شہری علاقوں میں کم از کم 50 فیصد خاتون فرنٹ لائن ورکرز کے اپنے ہدف تک پہنچ سکے۔

جی پی ای آئی درج ذیل کام کرے گا:

- کمیٹیاں اور انتظامی اداروں میں خواتین اور مردوں کی برابر تعداد (50-50 فیصد) تک پہنچانے کے لیے کوٹے متعارف کرائے گا اور 2020 کے آخر تک یہ ہدف حاصل کرنے کا وعدہ کرے گا۔
- ہر جی پی ای آئی ادارے میں ملازمین کی تعداد میں صنفی مساوات لانے کے لئے مخصوص منصوبے، اہداف اور اقدامات شامل کرے گا۔
- سینئر عہدوں پر خواتین کی کمی کو دور کرنے کے لیے، سینئر انتظامیہ پر خواتین کی بھرتی اور ترقی کا وعدہ کرے گی۔
- ہراسانی اور اختیار کے غلط استعمال، مسائل حل کرنے اور انتقام سے تحفظ کے لیے ہر جی پی ای آئی ادارے میں پالیسیاں اور تربیت یقینی بنائے گا۔
- سینئر مینجمنٹ اور انسانی وسائل کی یونٹس کو غیر جانبدارانہ رویے کی تربیت فراہم کرے گا اور یہ یقینی بنائے گا کہ نوکری کی تفصیل میں استعمال ہونے والی زبان غیر جانبدارانہ ہو۔
- خاندانی ضروریات پوری کرنے والی پالیسیوں جیسے میٹرنٹی اور پیٹرنٹی چھٹی اور لچکدار کام کے انتظامات کا فائدہ اٹھانے کے لیے تمام ملازمین کی مدد کرے گا۔ ہر ادارے میں دودھ پلانے کی پالیسی اور مناسب سہولیات کے ساتھ مخصوص جگہیں ہوں گی۔
- جہاں اب بھی خواتین اور مردوں کی تعداد میں بہت فرق ہے، وہاں خواتین کی شمولیت کو فرنٹ لائن ورکرز کے طور پر بڑھانے کے لیے اقدامات کرے گا اور ان کی سیکیورٹی اور حفاظت کو یقینی بنائے گا، اس کے ساتھ ساتھ: یہ یقینی بنائے گا کہ پولیو ورکر کی انتخابی کمیٹی کے ارکان میں کم از کم ایک تہائی خواتین ہوں۔
- جہاں تک ممکن ہو، نئے بھرتی کیے گئے تمام فرنٹ لائن ورکرز، بشمول ویکسینٹر اور کمیونٹی کو متحرک کرنے والے، میں سے 30 فیصد خواتین کا کوٹہ اپنائے اور اس پر عمل درآمد کرے۔ -* خواتین اور مردوں کے لیے برابر تربیت کے مواقع فراہم کرے گا اور خواتین کو درپیش خاص چیلنجز اور رکاوٹوں کا سامنا کرے گا۔

39 مزید تفصیلی بریک ڈاؤن کے لیے اس دستاویز میں "جی پی ای آئی صنفی رد عمل کا اندازہ" دیکھیں۔

40 ان اعداد و شمار میں پیشہ ورانہ اور جنرل سروس اقوام متحدہ کا عملہ شامل ہے لیکن FLWs نہیں، جیسے ویکسی نیٹرز اور سوشل موبلائزرز

صنف کی مرکزی دھارے میں شمولیت کی صلاحیت

جی پی ای آئی پروگراموں میں صنفی حساسیت کو مناسب اور منظم طریقے سے شامل کرنے کے لیے، جی پی ای کے عملے کی صلاحیت اور ادارہ جاتی مدد کو مضبوط بنانا ضروری ہے تاکہ وہ اپنی منصوبہ بندی، پروگرام اور تکنیکی کام میں صنفی تجزیاتی مہارات اور صنفی حساس اقدامات لاگو کر سکیں۔ 2018 کے جی پی ای آئی صنفی سروے میں، جسے 634 عملے کے ارکان نے مکمل کیا، 66 فیصد نے بتایا کہ انہیں کبھی بھی صنف سے متعلق کوئی تربیت نہیں ملی ہے۔ جن 34 فیصد کو تربیت ملی تھی، انہوں نے بتایا کہ انہوں نے زیادہ تر آن لائن کورسز کے ذریعے یہ تربیت حاصل کی ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ جب جی پی ای آئی کے عملے سے پوچھا گیا کہ وہ اپنے کام میں صنفی مسائل کو کیوں شامل نہیں کرتے ہیں، تو دی گئی اہم وجوہات تکنیکی مدد اور صنفی مسائل پر تربیت کی ضرورت تھیں (دیکھیں اشکال 7 اور 8)۔

فگر 7 صنفی امور کو کام میں شامل نہ کرنے کی وجوہات

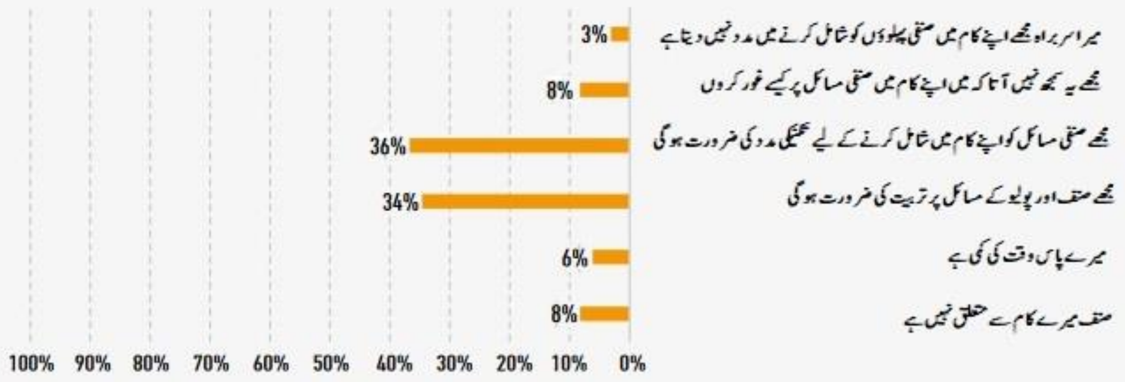

ماخذ: عالمی ادارہ صحت

فگر 8 صنفی امور پر تربیت کی ضرورتیں

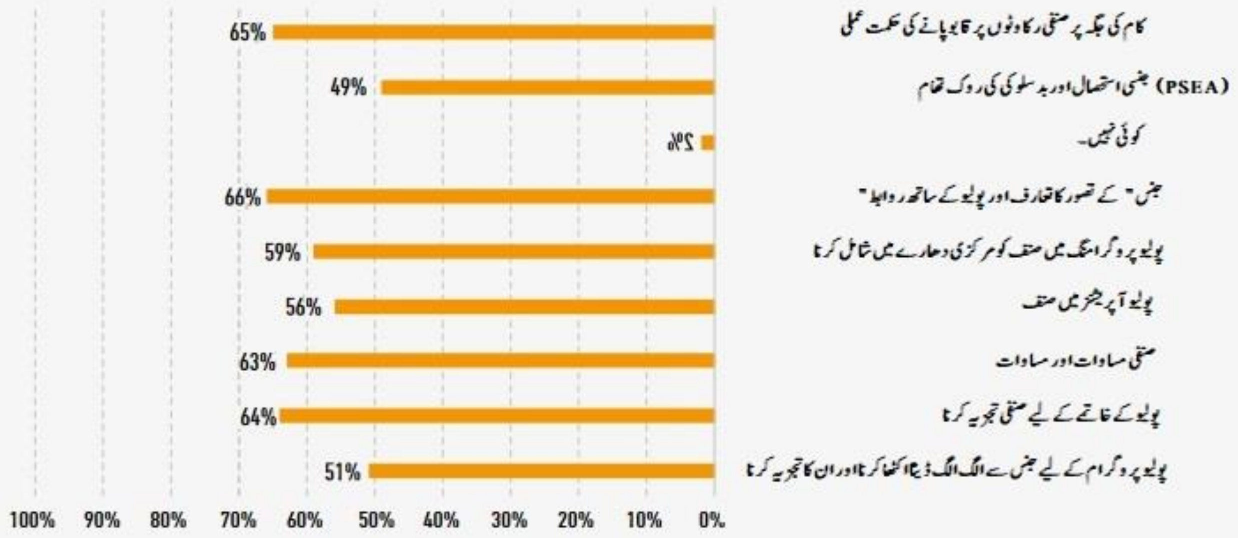

ماخذ: عالمی ادارہ صحت

جی پی ای آئی میں شراکت داری کے ذریعے صنفی انضمام کو یقینی بنانے کے لیے ضروری وسائل حاصل کیے جائیں گے اور انہیں مختص کیا جائے گا۔ ایک مستقل ملازم کم از کم پی 4 کی سطح پر (جی پی ای کے اندر صنفی رواج کے لیے مرکزی تکنیکی فوکل پوائنٹ کے طور پر کام کرے گا

اس کے علاوہ، ہر جی پی ای آئی تنظیم کے اندر، مختلف سطح پر، بشمول ہیڈکوارٹرز اور علاقائی دفاتر اور فیلڈ / ملک کے دفاتر میں، مخصوص حوالوں کے ساتھ، مخصوص صنفی فوکل پوائنٹ افراد مقرر کیے جائیں گے۔

تاہم، جی پی ای آئی میں صنفی مساوات اور خواتین کی بااختیار ہونے کو فروغ دینا ہر ایک کی ذمہ داری ہے اور اسے صرف صنفی فوکل پوائنٹ افراد کا فرض نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ ان کا کردار باہمی رابطہ اور تکنیکی مدد فراہم کرنا ہے۔
مقرر کردہ صنفی فوکل پوائنٹ افراد ایک جی پی ای آئی صنفی نیٹ ورک تشکیل دیں گے، جس کے لیے ان کے انتخاب کی ایک واضح وجہ درکار ہوگی، جس میں سینئارٹی، وقف شدہ وقت، وسائل اور ان کے ورک پلانز اور کارکردگی کے جائزوں میں شامل واضح، قابل پیائش، متوقع نتیجے اور ذمہ داریاں شامل ہیں۔
صنفی فوکل پوائنٹ ٹیموں میں صنفی توازن کو یقینی بنانا چاہیے۔ مختلف جی پی ای آئی تنظیموں کے اندر صنفی نتائج برآمد کرنے کے لیے مخصوص عملے کی تقرری کو یقینی بنانے کے علاوہ، پولیو کے عملے کی صنفی رواج اور صنفی تجزیہ کی صلاحیت کو مضبوط بنانے پر زور دیا جائے گا

جی پی ای آئی یہ یقینی بنائے گا کہ:

- جی پی ای آئی کے لیے کام کرنے والا تمام عملہ جنسی استحصال اور زیادتی کی روک تھام پی ایس ای پی اور جنسی ہراسانی کی روک تھام کی لازمی تربیت مکمل کرے گا اور یہ بھی یقینی بنایا جائے گا کہ تربیت کی تکمیل کی نگرانی کے لیے ایک طریقہ کار موجود ہو۔

جی پی ای آئی یہ بھی کرے گا:

- خاص طور پر صنفی فوکل پوائنٹ افراد، اور دیگر عملے کے ارکان اور قومی پارٹنرز کو، صنفی تجزیہ اور صنفی حساس پروگراموں پر تربیت فراہم کرے گا۔
- سینئر انتظامیہ یہ یقینی بنائے گی کہ جب بھی مناسب ہو، عملہ صنف، صحت اور پولیو سے متعلقہ سیکھنے کی سرگرمیوں میں شرکت کرے
- صنف اور پولیو پر تیار کردہ نئے رہنما خطوط، طریقہ کار اور وسائل کا تمام عملے کے ساتھ باقاعدگی سے اشتراک کرے گا۔
- سینئر انتظامیہ کے ذریعے، صنف کی مرکزی دھارے میں شمولیت اور صنفی تجزیہ پر دستیاب آن لائن تربیت کی ایک فہرست تقسیم کرے گا، اور مختلف سطحوں پر موجود تمام عملے کی حوصلہ افزائی کرے گا کہ وہ کم از کم ایک تکنیکی تربیت حاصل کریں۔
- صنف کو پروگراموں میں شامل کرنے کے ذمہ دار عملے کی مدد کے لیے چیک لسٹس تیار کرے گا اور انہیں دستیاب کرے گا تاکہ تجاویز، رپورٹس، رہنما خطوط اور حکمت عملی تیار کی جا سکے۔
- خاص طور پر فیلڈ کی سطح پر، تربیت کی سرگرمیوں میں صنفی توازن کو یقینی بنانے کے لیے کوشش کرے گا تاکہ خواتین کی مساوی شمولیت اور مردوں کی وابستگی کو یقینی بنایا جا سکے۔
- ہر جی پی ای آئی تنظیم میں صنفی فوکل پوائنٹ افراد مقرر کرے گا جو کہ جی پی ای آئی صنفی نیٹ ورک کے ذریعے صنفی تجزیہ اور شمولیت کے لیے تکمیل اور تکنیکی مدد فراہم کریں گے۔
- متعلقہ تنظیمی صنفی فوکل پوائنٹ افراد اور یونٹس کے ساتھ تعاون کو آسان بنائے گا، یہ یقینی بناتا ہے کہ ہر تنظیم میں واضح حوالوں کے ساتھ ایک مخصوص صنفی فوکل پوائنٹ ہو۔
- یقینی بنائے گا کہ سینئر انتظامیہ اپنے سرکاری خطاب، اور عملے کو دی جانے والی بریفنگز اور پریزنٹیشنز میں صنفی مسائل کو شامل کرے، اور باقاعدگی سے تمام سطحوں پر موجود تمام عملے کے ساتھ صنف اور پولیو سے متعلق مواد تقسیم کرے۔

جنسی استحصال، بدسلوکی اور ہراساں کرنے کی روک تھام

جی پی ای آئی جن لوگوں کی خدمت کرتا ہے ان کے خلاف جنسی استحصال (41) اور بدسلوکی سے (42) نمٹنا اور کام کی جگہ پر جنسی طور پر ہراساں کرنا جی پی ای آئی کے تمام شراکت داروں کی اولین ترجیح ہے۔ (43)
تمام عملے کو اس طریقے سے کام کرنا اور برتاؤ کرنا چاہیے جس سے وہ جن لوگوں کی خدمت کرتے ہیں ان کے حقوق کا احترام اور پروان چڑھائے، اور بے عزتی، امتیازی سلوک، اختیارات کے غلط استعمال اور ایذا رسانی سے پاک کام کے ماحول میں تعاون کرے۔

جی پی ای آئی ایک قابل اعتماد، باعزت اور جامع ماحول فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے جہاں لوگوں نے پولیو کے خاتمے کی کوششوں کے ذریعے خدمات انجام دیں، ساتھ ہی وہ لوگ جو جی پی ای آئی تنظیموں کے لیے کام کرتے ہیں، اپنے اور دوسروں کے لیے بات کرنے کے لیے محفوظ، لیس اور بااختیار محسوس کرتے ہیں، اور جنسی استحصال اور بدسلوکی کے خاتمے کے لیے مناسب کارروائی (SEA)،

اس کے ساتھ ساتھ جنسی طور پر ہراساں کرنا۔

جی پی ای آئی اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ہر تنظیم کے پاس عملے اور تعاون کاروں کے لیے رپورٹنگ، تحفظ اور سہارے کے طریقہ کار کے بارے میں واضح رہنما خطوط موجود ہیں، اور جنسی ہراسانی یا بدسلوکی کی کسی بھی کارروائی سے نمٹنے کے لیے۔

جی پی ای آئی SEA کی تمام شکلوں کے ساتھ ساتھ ہراساں کرنے، جنسی طور پر ہراساں کرنے اور صنفی بنیادوں پر امتیازی سلوک کے لیے سخت صفر رواداری کی پالیسی کو نافذ کرنے کا عہد کرتا ہے۔ا اہم بات یہ ہے کہ جی پی ای آئی کے لیے یہ یقینی بنانا ضروری ہے کہ تمام مستفید کنندگان کے ساتھ ساتھ عملہ اور ٹھیکیدار، بشمول FLWs ان ممالک میں جہاں پولیو ویکسینیشن مہم چلائی جاتی ہے، ہر قسم کی SEA اور ہراساں کرنے سے محفوظ ہیں اور انہیں کام کرنے کے محفوظ ماحول کی ضمانت دی گئی ہے۔

جی پی ای آئی یہ یقینی بنائے گا کہ:

- PSEA اور جنسی طور پر ہراساں کرنے سے متعلق متعلقہ پالیسیوں کو تمام سطحوں پر، تمام جی پی ای آئی تنظیموں میں، بشمول ہیڈ کوارٹر اور علاقائی اور فیلڈ دفاتر میں، تشہیر اور پھیلانا؛
- اس بات کو یقینی بنائیں کہ جی پی ای آئی کا تمام عملہ موجودہ خفیہ اور محفوظ رپورٹنگ کے طریقہ کار کے ساتھ ساتھ، ایک خفیہ اور سروائیور پر مبنی تفتیشی عمل سے واقف ہے، SEA کے لیے اور ذاتی تربیت اور بریفنگ کے ذریعے اپنی تنظیم کے اندر ہراساں کرنا؛
- ہراساں کیے جانے کی مختلف شکلوں کی اطلاع دینے کے لیے موجودہ میکانزم میں عملے کے علم اور اعتماد کی سطح کا اندازہ لگانا، اور میکانزم کو ایڈجسٹ کرنا اور/یا اس کے مطابق میکانزم کے بارے میں براہ راست رابطے کو بڑھانا؛
- PSEA اور جنسی طور پر ہراساں کرنے سے متعلق تربیت کو دستیاب اور قابل رسائی بنائیں، اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام عملے نے کم از کم لازمی تربیتی سیشن مکمل کر لیے ہیں۔
- تمام نئے جی پی ای آئی عملے اور مینیجرز کو PSEA اور جنسی ہراسانی کی روک تھام اور انڈکشن/اورینٹیشن سیشنز کے دوران ردعمل کے بارے میں بریف کریں، صفر رواداری کے طریقہ کار کا اعادہ کریں۔
- کسی درخواست دہندہ کے پس منظر کی جانچ مکمل ہونے سے پہلے ملازمت کی کوئی پیشکش نہ کریں، اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ جب کسی ملازم کا SEA میں ملوث ہونا ثابت ہو جائے تو کوئی معاہدہ ختم کر دیا جائے؛
- فائدہ اٹھانے والوں کی حفاظت اور تمام عملے اور ٹھیکیداروں کے لیے کام کے محفوظ ماحول کی ضمانت کے لیے مخصوص فیلڈ لیول میکانزم قائم کریں،
- بشمول FLWs، اور SEA اور ہراساں کرنے کے لیے جی پی ای آئی کی صفر برداشت کی پالیسی کو نافذ کرنا؛
- اس بات کو یقینی بنائے کہ سینئر انتظامیہ عوامی بیانات اور عملے اور ٹھیکیداروں کے ساتھ سرکاری بات چیت میں جنسی ہراسانی اور بدسلوکی کی تمام اقسام کے لیے صفر رواداری کے اصول کو مستقل اور مضبوطی سے نافذ کرے۔ اور
- اس بات کو یقینی بنائیں کہ نگرانی کے عہدے پر موجود کوئی بھی شخص موجودہ پالیسیوں، توقعات اور رپورٹ کردہ SEA اور ہراساں کرنے کے معاملات سے نمٹنے کے طریقہ کار سے متعلق ذمہ داریوں سے واقف ہے۔

41 جنسی استحصال "جنسی مقاصد کے لیے کمزوری، امتیازی طاقت، یا اعتماد کے مقام کا کوئی بھی حقیقی یا غلط استعمال ہے، جس میں کسی دوسرے کے جنسی استحصال سے مالی، سماجی یا سیاسی طور پر دھمکیاں دینا یا فائدہ اٹھانا شامل ہے، لیکن ان تک محدود نہیں" جنسی استحصال۔" جنسی نوعیت کی حقیقی یا دھمکی آمیز جسمانی مداخلت، چاہے طاقت کے ذریعے ہو یا غیر مساوی یا جبر کے حالات میں" جنسی استحصال اور بدسلوکی کی روک تھام اور ردعمل: پالیسی اور طریقہ کار جنیوا: ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن؛ 2017 http://www who int/about/ethics/sexual-exploitation_abuse-prevention_response_policy pdf، 17 مئی 2019 تک رسائی)

42 جنسی طور پر ہراساں کرنا "کوئی بھی ناپسندیدہ، غیر منقولہ اور غیر منقولہ، جنسی پیشگی، جنسی حمایت کی درخواست، زبانی یا جسمانی برتاؤ یا اشارہ ہے۔ جنسی نوعیت کا، یا جنسی نوعیت کا کوئی دوسرا رویہ (بشمول فحش نگاری، جنسی رنگ کے تبصرے) جس میں ہو یا یہ معقول حد تک ہو کسی دوسرے شخص کی تذلیل، تذلیل یا دھمکانے کی توقع یا سمجھا جائے" اخلاقیات اور پیشہ ورانہ طرز عمل کا ضابطہ جنیوا: ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن؛ 2017(http://www.who.int/about/ethics/code_of_ethics_full_version pdf، 17 مئی 2019 تک رسائی)

43 عالمی پولیو ایریڈیکیشن انیشیٹو POB کا جنسی بدسلوکی پر بیان؛ 2018(http://polioeradication org/wp-content/uploads/2018/04/polio-oversight- بورڈ-بیان-پر-جنسی-بدانتظامی-20180426pdf، 17 مئی 2019 تک رسائی)

جنسی استحصال اور زیادتی کی روک تھام اور اس کے خلاف کارروائی:

پالیسی اور براہ راست رابطے کے طریقہ کار کو مضبوط بنانا

- پی ایس ای اے اور جنسی ہراسانی سے متعلقہ تربیت کو دستیاب اور قابل رسائی بنانا، اور یقینی بنانا کہ تمام عملے نے کم از کم لازمی تربیت حاصل کر لی ہو۔
- نئے بھرتی ہونے والے جی پی ای آئی کے عملے اور منیجرز کو تعارفی / اصلاحی سیشنز کے دوران پی ایس ای اے اور جنسی ہراسانی کی روک تھام اور اس کے خلاف کارروائی کے بارے میں آگاہ کرنا، اور "صفر برداشت" کی پالیسی پر زور دینا۔
- کسی بھی ملازم کے پس منظر کی جانچ پڑتال مکمل ہونے سے پہلے اسے ملازمت کی پیشکش نہ کرنا، اور یہ یقینی بنانا کہ کسی بھی ملازم کے جنسی استحصال اور زیادتی میں ملوث ہونے کی صورت میں معاہدے کو ختم کر دیا جائے۔
- مستفید ہونے والوں کی حفاظت اور تمام عملے اور معاہدہ کاروں، بشمول فرنٹ لائن ورکرز کے لیے محفوظ ماحولِ کار کو یقینی بنانے کے لیے فیلڈ کی سطح پر مخصوص طریقہ کار وضع کرنا، اور جی پی ای آئی کی جنسی استحصال اور زیادتی اور ہراسانی کے لیے "صفر برداشت" پالیسی کو نافذ کرنا۔
- یہ یقینی بنانا کہ سینئر انتظامیہ عوامی بیانات اور عملے اور معاہدہ کاروں کے ساتھ سرکاری رابطوں میں جنسی ہراسانی اور زیادتی کی تمام شکلوں کے خلاف "صفر برداشت" کے اصول پر سختی سے عملدرآمد کرے۔
- یہ یقینی بنانا کہ نگرانی والی پوزیشن میں موجود کوئی بھی فرد موجودہ پالیسیوں، توقعات در جنسی استحصال اور ہراسانی کی اطلاع کردہ معاملات سے نمٹنے کے طریقہ کار کے بارے میں ذمہ داریوں سے آگاہ ہے۔

اعلیٰ قیادت کے وعدے اور ثقافتی تبدیلی

صنفی مساوات کو تنظیم میں شامل کرنے کے لیے اعلیٰ قیادت کی حمایت اور وابستگی، تنظیم کی تمام سطح پر صنفی مساوات اور صنفی برابری کو برقرار رکھنے والے ثقافت کو حاصل کرنے اور برقرار رکھنے کے لیے کلیدی ہے۔

جی پی ای آئی مسلسل آگاہی پیدا کرکے اور سیکھنے کے ماحول کو مضبوط بنا کر صنفی حساس تنظیم کی ثقافت کو فروغ دے گا۔

جی پی ای آئی کی قیادت مختلف ایجنسیوں میں صنفی پہلوؤں کو شامل کرنے کے اپنے عہد کی توثیق کرے گی اور ساتھ ہی ملکی پروگرام، علاقائی اور مرکزی دفاتر کی سطح پر انہیں اپنانے کو فروغ دے گی۔

جی پی ای آئی درج ذیل کام کرے گا:

- صنفی مساوات کی حکمت عملی کی نگرانی کی ذمہ داری اور عملدرآمد کے لیے، جی پی ای آئی حکمت عملی کمیٹی کے چیئر اور پی او بی کو، باضابطہ تفویض کرے گا۔
- یہ یقینی بنانا کہ سینئر انتظامیہ اپنے عملے، خاص طور پر ان کے صنفی رابطہ کاروں کی صنفی مسائل کو عام کرنے میں مدد اور تربیت کے مواقع فراہم کرے
- یہ یقینی بنانا کہ سینئر انتظامیہ عوامی تقریروں میں خواتین کو بااختیار بنانے کے موضوع کو شامل کرے اور عملے کو تکنیکی کام میں ایسا کرنے کی ترغیب دے
- تمام سینئر منیجرز کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے نظام میں صنفی مسائل کو عام کرے اور صنفی مساوات کے معیارات شامل کرے۔
- کسی بھی نئی پولیو حکمت عملی، رہنما خطوط اور ایکشن پلانز میں صنف کو شامل کرے۔
- صنفی ماہرین اور صلاحیت سازی کے لیے مناسب بجٹ اور صنفی مساوات کی پروگرامنگ (بشمول تحقیق اور تجزیہ) کے مستقل اور تسلسل کے ساتھ عمل درآمد کو یقینی بنانے اور صنفی مسائل کو عام کرنے کے لیے ضروری مالی وسائل فراہم کرے۔
- صنفی مساوات اور خواتین کی بااختیاری اور ان کو حاصل کرنے کے لیے درکار طریقہ کار اور بہترین طریقوں پر داخلی و خارجی طور پر علم کو مستقل طور پر دستاویز کرے اور اس کا اشتراک کرے۔
- اور یہ یقینی بنانا کہ سینئر انتظامیہ جنسی استحصال، زیادتی اور ہراسانی کے خلاف سخت "صفر برداشت" پالیسی پر عمل درآمد کرے، باقاعدگی سے لازمی تربیت کے سیشن کی تکمیل پر عملے کی پیروی کرے اور موجودہ پالیسیوں اور خفیہ رپورٹنگ طریقہ کاروں کے بارے میں عملے میں معلومات تقسیم کرے۔

POLIO GLOBAL ERADICATION INITIATIVE

© WHO/R. Akbar

WWW.POLIOERADICATION.ORG